بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اللہ نزل احسن الحدیث القرآن
بیاد
حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ
حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ
مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان
ہفت روزہ
اہلحدیث
لاہور
مسلک اہلحدیث کا داعی
جلد: 47 | یکم تا 7 ذوالقعدہ 1437ھ 5 تا 11 اگست 2016ء | شمارہ: 31

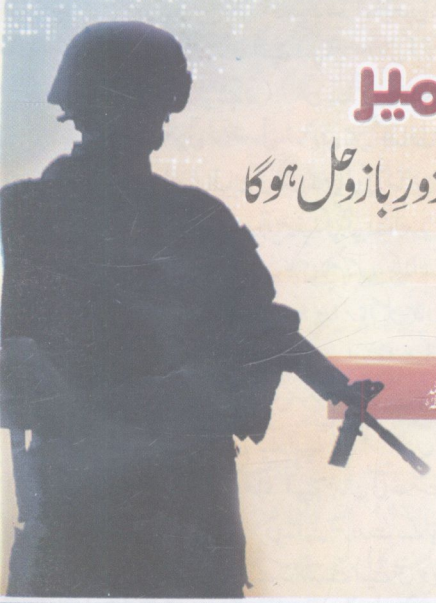

مسئلہ کشمیر
مذاکرات سے نہیں، بزورِ بازو حل ہوگا

امیر محترم شاہ جدمیر حفظہ اللہ

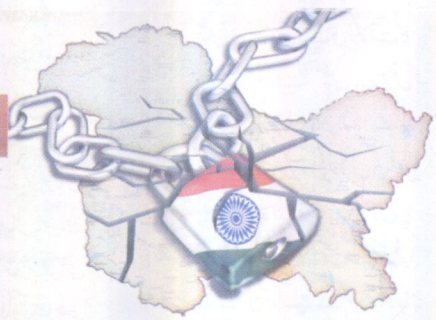

ترکی
اسلامی ممالک کے حالات سازش کے تحت خراب کیے جارہے ہیں

ناظم اعلیٰ حافظ ڈاکٹر عبدالکریم حفظہ اللہ

تواضع وانکساری
دنیا وآخرت میں عزت وبلندی کا ذریعہ!

برہان وانی شہیدؒ
کا پاکستان سے پیار اور ہمارا کردار

قرآن وسنت کی روشنی میں

فوت شدگان کو مرحوم ومغفور لکھنا؟!

ہاؤسنگ سکیموں کا ایک غلط طرزِ عمل؟!

ابوعیسیٰ کنیت رکھنا.....؟!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد رحمہ اللہ

ایثار اور قربانی

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝﴾ (الحشر)

''اور وہ لوگ خود اپنے آپ پر اوروں کو ترجیح دیتے ہیں، گو خود کو کتنی ہی حاجت ہو، (بات یہ ہے کہ) جو نفس کے بخل سے بچا لیا گیا وہی کامیاب ہے۔''

معاشرتی خوبصورتی انسانوں میں اوصاف حمیدہ کی بدولت ہے جبکہ یہی اوصاف حمیدہ انفرادی طور پر انسان کی حقیقی کامیابی کی ضامن اور قلب سلیم کی وجہ ہیں۔ آیت مذکورہ میں صفت ایثار کی تعریف وتوصیف کی گئی ہے اور یہ سخاوت کی اعلیٰ ترین مثال ہے، سخاوت محض مال و دولت کو خرچ کرنے کا ہی نام نہیں، بلکہ اللہ کی محبت میں اپنی خواہشات کو قربان کرتے ہوئے اوروں کی ضروریات کو پورا کرنا اصل سخاوت ہے۔ انصار مدینہ نے مہاجرین مکہ کے استقبال وضیافت میں ایثار وقربانی اور سخاوت کی ایسی ایسی اعلیٰ روایات قائم کیں کہ تاریخ انسانی میں جن کی مثال ہی موجود نہیں' آیت مذکورہ بھی اسی سیاق وسباق میں ہے، جس میں ایک انصاری صحابی نے اپنے اور گھر والوں کی ذاتی ضروریات اور کھانے کو قربان کرتے ہوئے وہی کھانا اپنے مہمان کی خدمت میں پیش کر دیا، اور خود اہل وعیال سمیت بھوکے پیٹ رات بسر کی۔ اپنی ضرورت کے باوجود دوسروں کی ضرورت کی خاطر قربانی دینا اللہ کو اتنا محبوب ہے کہ اللہ نے ایسے ہی لوگوں کو کامیاب قرار دیا ہے ﴿فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ وہی لوگ کامیاب ہیں، اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: [رَبَّ دِرهمٍ سَبَقَ أَلفَ دِرهم] شاید کہ ایک درہم اللہ کی راہ میں خرچ کیے ہوئے ہزار دراہم سے اجر وثواب میں سبقت لے جائے۔ چند روپے جو ایثار اور اپنی ضروریات کو قربان کرتے ہوئے خرچ کیے جائیں، اجر وثواب میں ہزاروں روپوں سے زیادہ مفید ہوں گے۔

اس کے برعکس صفت رذیلہ خود غرضی ہے، جس سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا ضروری ہے، کیونکہ شریعت میں یہ مذموم عادت ہے اور یہ بخل' حرص وطمع اور لالچ کے خصائل کے زمرہ میں آتی ہے۔ لالچ سے مراد ایسی چیز کی طمع اور خواہش رکھنا جو انسان کے پاس موجود ہی نہیں اور اگر موجود ہو تو اسے اوروں پر خرچ کرنے کی توفیق ہی نہیں ہوتی گویا ایثار اللہ والے مومنوں کی صفت ہے اور ایسے شخص سے اللہ محبت فرماتے ہیں جو قربانی کے جذبہ سے سرشار ہو، جبکہ خود غرضی اور لالچ فاسقوں، کافروں اور گناہگاروں کی صفت رذیلہ ہے اور لوگوں کی ہلاکت کی وجہ ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[إِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالشُّحِّ]

''اپنے آپ کو نفس کی لالچ سے بچاؤ کیونکہ اس صفت رذیلہ نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا۔''

قرآن نے کامیابی ان کے نام کی ہے جو نفس کی لالچ سے محفوظ ہیں: ﴿وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (بات یہ ہے کہ) جو نفس کے بخل سے بچا لیا گیا وہی کامیاب ہے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی رحمہ اللہ

نوافل کی فضیلت 2

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عن رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ، قَالَ: كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي: "سَلْ" فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ: "أَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ؟" قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ. قَالَ: "فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ".] (متفق عليه)

سیدنا ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے لیے رات بھر مستعد رہتا۔ میں آپ ﷺ کے پاس آپ ﷺ کے وضو کا پانی اور دوسری ضرورت کی اشیاء مسواک وغیرہ لے کر آتا۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''کچھ مانگو۔'' میں نے عرض کیا کہ میں جنت میں آپ کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اس کے علاوہ بھی کچھ چاہیے؟'' میں نے عرض کیا بس یہی سوال ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے اپنے نفس کے مقابلے میں زیادہ سجدے کر کے میری مدد کرنا ہوگی۔ (مسلم)

سابقہ درس میں نوافل کی فضیلت بیان ہوئی' نفلی عبادت ان فرائض کے علاوہ ہے جو شریعت نے اپنے ماننے والوں پر عائد کیے ہیں۔ اگر کوئی شخص صرف فرائض کی ادائیگی کرتا ہے تو وہ مسلمان ہے اس لیے کہ فرائض کا تارک مسلمان نہیں رہتا۔ مگر وہ نوافل کو چھوڑنے کی وجہ سے اعلیٰ درجے سے محروم ہو جاتا ہے۔ کچھ لوگ نفل ادا کرتے ہیں مگر وہ مسنون نوافل کے بجائے خود ساختہ نوافل ادا کرتے ہیں جن کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا اور مسنون عمل تھوڑا بھی ہو تو اس کا فائدہ زیادہ ہوتا ہے۔ جب آپ وضو کریں تو دو نفل وضو کے ادا کر لیں۔ مسجد میں آئیں تو دو نفل تحیۃ المسجد کے ادا کر لیں۔ تہجد کی نماز پڑھنے کی توفیق مل جائے تو بڑی سعادت ہے مگر اکثر لوگ ان نوافل کی پروا نہیں کرتے اور ہر نماز کے بعد بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر دو نفل پڑھتے ہیں جن کا کسی حدیث میں ذکر نہیں۔ ہر نماز کے ساتھ دو نفل پڑھنے والے بڑے اہتمام سے ادا کرتے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔ جو عمل سنت نبوی کے خلاف ہو وہ کتنا ہی اچھا ہو اور کتنے ہی لوگ اس پر عمل کرتے ہوں اس پر ثواب نہیں ملتا۔ لہٰذا خود ساختہ نوافل ادا کرنے کی بجائے تحیۃ الوضوء' تحیۃ المسجد' مغرب کی نماز سے پہلے دو نفل' تہجد کی نماز اور پانچ فرض نمازوں کی 12 سنتیں باقاعدگی سے ادا کی جائیں۔ تلاوت کردہ حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے اپنے جان نثار صحابی کو یہی فرمایا کہ کثرت سے سجدے کرو یعنی نفل ادا کیا کرو۔ اللہ کوئی نعمت دے تو شکرانے کے نفل پڑھے جائیں۔ کوئی کام کرنا ہے تو اسے شروع کرنے سے پہلے نماز استخارہ پڑھی جائے۔ وقت ہو تو نماز تسبیح پڑھی جائے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز تسبیح پڑھنے سے ہر قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس بندے پر رحم فرمائے جو نماز عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرے۔'' یعنی سنت غیر مؤکدہ چار رکعات۔ جس نے نماز فجر باجماعت ادا کی پھر وہیں بیٹھا ذکر یا قرآن کی تلاوت کرتا رہا اور سورج طلوع ہونے پر دو رکعت نماز ادا کی' اسے ایک حج اور عمرے کا ثواب ملے گا۔ یہ معمولی کام بہت بڑے اجر وثواب کا باعث بنتے ہیں۔

تحریک دفاع حرمین شریفین ..... ایک مستحسن فیصلہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے مرکزی مجلس عاملہ کے غیر معمولی اجلاس منعقدہ ۱۷ جولائی ۲۰۱۶ء لاہور میں متفقہ طور پر ملک گیر دفاع حرمین شریفین تحریک چلانے کا فیصلہ کیا ہے اور پاک فوج کے دستے سعودی عرب بھیجنے کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ امیر محترم پروفیسر سینیٹر ساجد میر نے اجلاس کے بعد میڈیا کو بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ ''تحریک کے تحت مختلف شہروں میں سیمینارز اور ریلیاں منعقد کی جائیں گی۔ ایک سوال کے جواب میں ان کا کہنا تھا کہ سعودی عرب' پاکستان اور ترکی کے خلاف اسلام دشمن طاقتیں گھیرا ڈالنے کی کوشش کر رہی ہیں اور ایک منظم سازش کے تحت سنی ریاستوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ سعودی عرب کو عدم استحکام سے دو چار کرنا' عالم اسلام کو کمزور کرنے کے مترادف ہے۔ اس کا دفاع ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔'' حقیقی بات یہ ہے کہ سرزمین حرمین شریفین اور مقدسات اسلامیہ کا دفاع کرنا جہاد کے بلند مرتبوں اور واجبات میں سے ہے اور سب سے بڑھ کر تقرب الٰہی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

اس حقیقت سے سبھی آگاہ ہیں کہ اس وقت دنیا میں مسلم امہ کو بہت سے چیلنجز کا سامنا ہے۔ ابھی گذشتہ رمضان المبارک میں جب ہزاروں صائمین افطاری کے لیے مسجد نبویؐ میں سراپا انتظار تھے کہ دشمن اسلام کے مدینہ طیبہ میں حملے سے پوری مسلم امہ میں گہری تشویش اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی۔ خدا کا شکر ہے کہ ایسے حالات پر قابو پانے کے لیے متعلقہ سعودی اداروں نے اپنی حکمت عملی سے اہم کردار ادا کیا۔ حرمین شریفین کی سرزمین ہونے کی وجہ سے سعودی عرب ایک مقدس ریاست ہے۔ جس کے ساتھ دینی' روحانی اور اخوت کے رشتوں کی بنیاد پر کروڑوں مسلمانوں کے دل دھڑکتے ہیں۔ مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے بلد الامین قرار دیا ہے۔ اسے میلی آنکھ سے دیکھنے والے ناکام و نامراد ہوں گے۔ جس شہر پر محمد عربی ﷺ کا پرچم لہرا چکا ہے وہاں کسی اور کا پھریرا نہیں ٹھہر سکے گا اور نہ ہی کسی کا چراغ جل سکے گا۔ حرمین شریفین کا تقدس اور ان سے محبت وعقیدت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ ان کی تعظیم ہم پر فرض ہے۔ ان کا احترام شعائر اللہ میں داخل ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾ (الحج) یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کے شعائر کا احترام اور تعظیم کرے وہی دلوں کا حقیقی تقویٰ ہے۔ پھر یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ (ال عمران: ۹۶) ''اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ شریف میں ہے جو تمام دنیا کے لیے برکت وہدایت کا ذریعہ ہے۔'' شاعر نے بھی کیا ہے ؎

دنیا کے بت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا ہم پاسباں ہیں اس کے وہ پاسباں ہمارا

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی نگاہوں میں حرمین شریفین کا مقام بہت اعلیٰ وارفع ہے۔ یہیں سے پیغام امن اور بلند ترین اسلامی اقدار پر مبنی تعلیمات دنیا میں پھیلیں' دنیا کو عدل ومساوات اور بلند ترین انسانی اخلاق کے اعلیٰ نمونے یہیں سے دستیاب ہوئے اور عالم انسانی کو سچی خوشحالی اور برکت کی حسین تعبیر ملی۔ مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کا قبلہ ہے جو مسلمانوں کی اجتماعیت اور مرکزیت کا عظیم ترین نشان ہے' جہاں ساری دنیا کے مسلمان جوق در جوق اور شوق در شوق حج کے لیے ہر سال جمع ہوتے ہیں۔ اس کا امن وامان اور سلامتی انہیں دل وجان سے مطلوب ہے' جو بھی اس کی حرمت کی پامالی کا باعث ہوتا ہے وہ ساری دنیا کے مسلمانوں کی نگاہوں میں مبغوض ہو جاتا ہے۔

سعودی عرب اور پاکستان کے تعلقات ہر دور میں مثالی' تاریخی اور قابل اعتماد وآفرین رہے ہیں۔ ایٹمی دھماکہ کے بعد جب پوری دنیا پاکستان پر پابندیاں عائد کر رہی تھی اس وقت سعودی عرب ہی تھا جس نے کھل کر پاکستان کی حمایت کی' امداد بھی دی اور مفت تیل بھی دیا۔ سچی بات ہے کہ سعودی عرب دنیا کی واحد مملکت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیوں' نمایاں خصوصیات اور لائق تحسین امتیازات سے نوازا ہے۔ اس کا دستور قرآن وسنت پر مبنی ہے۔ سعودی عوام اپنی حکومت پر حد درجہ اعتماد کرتے ہیں اور حکومت بھی عوام وخواص کے لیے خدمت کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں چھوڑتی۔ پوری مملکت امن وامان کا گہوارہ ہے۔ اسلام کی نشر واشاعت' خدمت انسانیت' دینی مدارس اور دعوتی مراکز کے لیے آمدن کا بہت سا حصہ وقف کر رکھا ہے۔ قرآن کریم کی اشاعت کے لیے مجمع الملک فہد کے نام سے ایک شہر آباد ہے۔ مختلف زبانوں میں اس کے ترجمے شائع ہوتے ہیں۔ بلاشبہ سعودی عرب ایک اسلامی' رفاہی اور ویلفیئر سٹیٹ ہے۔ وہ حجاج کرام اور معتمرین کی خدمت کے لیے پیش پیش رہتی ہے۔ رہائش' خوراک' سفر اور حسن انتظام میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
ایمان اور اس کے اثرات ..... (خطبہ حرم)	6
عبادت صرف ایک اللہ کی	9
ہمہ اوست ..... اور وحدت الوجود کا موازنہ	12
تواضع ..... و ..... انکساری	14
کشمیری مسلمانوں کی حالت زار	16
ترکی میں استعمار کی ہزیمت	18
برہان وانی شہید کا پاکستان سے پیار	20
اخبار الجماعہ	21

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ ہفت روزہ ''اہل حدیث'' چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک) 106 راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
E-mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

سالانہ زر تعاون بھیجنے کے لیے
① میزان بینک برانچ کوڈ: 0211 اکاؤنٹ نمبر: 0100270239
② الائی U.B.L اکاؤنٹ نمبر: 0321-4332168

بدل اشتراک
سالانہ	600/- روپے
ششماہی	350/- روپے
بذریعہ وی پی	650/- روپے
بیرونی ممالک سے	6000/- روپے
فی پرچہ	20/- روپے

سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لیٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ سعودی عرب اور پاکستان دنیا میں دو ہی ملک ہیں جو عالم کفر کی آنکھوں میں کھٹکتے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے امیر محترم پروفیسر سینیٹر ساجد میر حفظہ اللہ کی قیادت میں دفاع حرمین شریفین اور سرزمین حرمین کی سالمیت کے تحفظ کے لیے جس تحریک کا آغاز کیا ہے اس کے لیے ہر فرد سراپا عمل بن جائے گا' کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا اور اسلام دشمن قوتوں کی کسی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی وناصر ہو۔

جنگ کے بغیر ہم اپنی شہ رگ دشمن کے قبضے سے نہیں چھڑا سکتے' ہمیں یہ خطرہ قبول کرنا ہی چاہیے۔ امیر محترم

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ بھارت مقبوضہ کشمیر میں ریاستی دہشت گردی کررہا ہے۔ مسئلہ کشمیر مذاکرات سے نہیں بلکہ زور بازو سے حل ہوگا۔ جنگ کے بغیر ہم اپنی شہ رگ کشمیر دشمن کے قبضے سے نہیں چھڑا سکتے۔ اگر جنگ کا خطرہ ہے تو ہمیں یہ خطرہ قبول کرنا چاہیے۔ امام بخاری انٹرنیشنل یونیورسٹی کی سالانہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ بھارت پاکستان کا پانی روک کر آبی جارحیت کا ارتکاب کررہا ہے۔ اگر یہ آبی جارحیت نہ روکی گئی تو چند برس بعد پاکستان میں پانی کی شدید قلت پیدا ہوجائیگی۔ انہوں نے کہا کہ انگریزوں اور ہندوؤں کی مخالفت کے باوجود مشیت ایزدی کے تحت پاکستان وجود میں آیا۔ اگر ایسی بات نہ ہوتی تو پاکستان نہ بنتا اور ہم انگریزوں اور ہندوؤں کے غلام ہی رہتے۔ آج بھارت کی پاکستان کے بارے میں پالیسی مکمل طور پر جارحانہ ہے۔ مسئلہ کشمیر، آبی جارحیت اور افغانستان کے ذریعے پاکستان میں مداخلت کرکے بھارت پاکستان کو تباہ کرنے پر تلا ہوا ہے۔ موجودہ حالات میں بھارت کو منہ توڑ جواب دینا چاہیے۔ بھارت ہمارا ازلی دشمن ہے اور مسئلہ کشمیر حل کیے بغیر اس سے کسی قسم کے کوئی تعلقات نہیں رکھنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ قومی غیرت کا تقاضا ہے کہ تفریح کے نام پر بیہودگی اور فحاشی پھیلانے والے انڈین چینلز کو مکمل طور پر یہاں بین کردیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ پوری دنیا میں مسلمانوں کے ساتھ ناانصافیاں ہورہی ہیں۔ اسی ناانصافی کی وجہ سے دنیا میں بدامنی اور دہشت گردی سراٹھا رہی ہے۔ عراق، شام، افغانستان اور کشمیر میں مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں۔ ظلم کے نتیجے میں کبھی امن نہیں آسکتا۔ فرانس کے بعد جرمنی میں دہشت گردی کی واردات یورپ کیلئے کسی لمحہ فکریہ سے کم نہیں۔ دہشت گردی اب کسی ایک ملک کا مسئلہ نہیں رہا ایک مشترکہ مسئلہ بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے ایک بار پھر کشمیر کو اپنا اٹوٹ انگ قرار دے کر اور یہ کہہ کر کشمیر قیامت تک پاکستان کا حصہ نہیں بن سکتا اپنے خبث باطن کا اظہار کیا ہے۔ بھارت کے اس واضح پیغام کے بعد کشمیر بزور شمشیر ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔

سینیٹر پروفیسر ساجد میر کی طرف سے کراچی میں ٹارگٹ کلنگ کے واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کراچی میں پاک فوج کے جوانوں کی ٹارگٹ کلنگ میں شہادت کے واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ اپنے ایک بیان میں ان کا کہنا تھا کہ یہ واقعہ کراچی میں رینجرز کی طرف سے جاری آپریشن کا ردعمل ہے۔ ایک ایسے وقت میں جب سندھ میں اعلیٰ سطح پر سیاسی تبدیلیاں کی جارہی ہیں ایسا واقعہ رونما ہونا بہت سارے سوالات پیدا کررہا ہے۔ حساس اداروں اور فوج پر حملوں کا کس کو فائدہ ہورہا ہے اور کون ہیں جنہیں کراچی آپریشن پر تکلیف ہے۔ یہ جاننا بہت ضروری ہے۔ کراچی میں دہشت گردی کے واقعات میں مذہبی شدت پسند نہیں بلکہ سیاسی شدت پسند ملوث ہوسکتے ہیں۔ کراچی میں فوری طور پر رینجرز کو اختیارات دیے جائیں۔ اختیارات کے با ضابطہ نوٹیفکیشن کے اجرا میں تاخیر نقصان دہ ثابت ہوئی ہے۔ کراچی میں بھی ضرب عضب کی طرز پر گرینڈ آپریشن کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گرد سوچ کو شکست دینے کے لیے سیاسی وعسکری قیادت میں اتحاد کی ضرورت ہے۔ اس وقت ملک کو مذہبی اور سیاسی شدت پسندوں دونوں سے خطرہ ہے۔ مگر قوم اس طرح کی بزدلانہ حرکتوں سے مرعوب نہیں ہوگی اور نہ ہی ہمارے اداروں کے دہشت گردی کے خلاف ارادوں اور عزائم کو متزلزل کرسکتے ہیں۔ کراچی میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کی فعالیت بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

دھرنے' احتجاج اور انتشار کی سیاست کرنے والے ملک اور عوام کے خیر خواہ نہیں ہیں۔ پروفیسر ساجد میر

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ عمران خاں کی دھرنا سیاست دریائے نیلم میں بہہ گئی۔ یہ وقت پاکستان کو بنانے کا ہے، جبکہ ملک کسی بھی طور پر منفی سیاست کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ جمعہ کے اجتماع سے خطاب کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ منفی سیاست کرنے والے دراصل جمہوریت اور ملک کی ترقی کے درپے ہیں۔ حکمرانوں کے احتساب کے لئے سب سے بڑی طاقت عوام کی ہوتی ہے۔ باشعور عوام سیاسی لحاظ سے اپنے اچھے اور برے کی تمیز جانتے ہیں اور وہ کسی قیمت پر نعروں اور وعدوں کی سیاست پر اعتبار نہیں کریں گے۔ ملک کے مستقبل کا فیصلہ شہریوں کو ہی کرنا ہے۔ دھرنے، احتجاج اور انتشار کی سیاست کرنے والے ملک اور عوام کے خیر خواہ نہیں ہیں۔ منفی سیاست کرنے والے سیاستدان اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کریں' ذاتی دشمنی اور ذاتی مفاد کیلئے ملک اور قوم کی ترقی اور خوشحالی کو داؤ پر نہ لگائیں۔ احتجاج اور انتشار کی سیاست کرنے والے ملک اور قوم پر رحم کھائیں' ملکی ترقی اور خوشحالی میں رکاوٹیں ڈالنے کے بجائے اپنے طرز سیاست پر نظر ثانی کریں۔ پروفیسر ساجد میر نے آزاد کشمیر کے انتخابات میں مسلم لیگ ن کی کامیابی پر وزیر اعظم کو مبارک باد پیش کی اور کہا ہے کہ انہوں نے مقبوضہ کشمیر کی جدوجہد آزادی کی جس طرح حمایت کی ہے وہ لائق تحسین ہے۔ آزاد کشمیر کے عوام نے عمران خاں کی دھرنا سیاست کو شکست دے کر دریائے نیلم میں بہادیا ہے۔

احکام و مسائل

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کامل میاں چنوں نیشنل ہائی وے پاکستان
فون Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
ای میل Email: markaz.dirasat@gmail.com

ابوعیسیٰ کنیت رکھنا

سوال میرے ماموں مرحوم عالم دین تھے انہوں نے اپنی کنیت ''ابوعیسیٰ'' رکھی تھی ایک اور عالم دین نے مجھے بتایا کہ ابوعیسیٰ کنیت رکھنا منع ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ کی رہنمائی درکار ہے۔

جواب کنیت عرف عام میں کسی بھی رشتے دار سے تعلق ظاہر کر کے پکارنے کا نام ہے۔ جیسے ابوعبداللہ یعنی عبداللہ کا باپ اور یہ ام اور ابو کے حوالے سے کسی بھی شخص کے نام پر اختیار کی جا سکتی ہے خواہ وہ حقیقت کے اعتبار سے ابھی ماں یا باپ نہ ہو۔ جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے بھائی ابوعمیر تھے۔ حالانکہ وہ عمیر کے والد نہ تھے بلکہ ابھی چھوٹی عمر کے تھے بہر حال باعزت طرز تخاطب کے لیے اسلام سے قبل معاشرہ میں کنیت کا رواج تھا۔ جسے اسلام نے بھی برقرار رکھا۔ بعض اوقات کنیت اصل نام پر اس قدر غالب آ جاتی ہے کہ اصل نام محو ہو جاتا ہے۔ بہتر ہے کہ بڑے بیٹے کے نام پر کنیت رکھی جائے۔ اگر بیٹی ہے تو اس کے نام پر بھی کنیت رکھی جا سکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا بڑا بیٹا قاسم تھا اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنی کنیت ابوالقاسم رکھی تھی۔ چونکہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا باپ نہیں تھا اس لیے مشہور ہے کہ ابوعیسیٰ کنیت نہیں رکھنا چاہیے۔ اس سلسلہ میں ایک حدیث بھی بیان کی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا جس کی کنیت ابوعیسیٰ تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''عیسیٰ کا باپ نہیں تھا لہٰذا تجھے اپنی کنیت بدلنا ہوگی۔'' لیکن یہ روایت محدثین کے معیار صحت پر پوری نہیں اترتی کیونکہ اس میں تدلیس پائی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک اور روایت بھی پیش کی جاتی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو سزا دی تھی جس نے اپنی کنیت ابوعیسیٰ رکھی تھی۔ (ابوداؤد الادب: ۴۹۶۳)

لیکن ہمارے رجحان کے مطابق ابوعیسیٰ کنیت رکھنے میں چنداں حرج نہیں کیونکہ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی کنیت رسول اللہ ﷺ نے خود ابوعیسیٰ رکھی تھی اس کی صراحت ابوداؤد کی مذکورہ بالا روایت میں ہے۔ محدثین میں سے امام ترمذی کی کنیت بھی ابوعیسیٰ ہے تاہم اس سے احتراز بہتر ہے تاکہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا شرف لفظی طور پر بھی محفوظ رہے اور کسی کو پتہ نہ ہو کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بھی باپ تھے۔ واللہ اعلم!

''ان شاء اللہ'' کو ''انشاء اللہ'' لکھنا

سوال میں نے تحریری طور پر کسی کو اپنا وعدہ کرنے کا یقین دلایا اور آخر میں ''انشاء اللہ'' لکھا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ ''انشاء اللہ'' نہیں بلکہ ''ان شاء اللہ'' لکھا کرو۔ کیونکہ ان دونوں الفاظ کے الگ الگ معنی ہیں اس کی وضاحت مطلوب ہے۔

جواب اس میں کوئی شک نہیں کہ ان دونوں الفاظ میں گرائمر کے اعتبار سے بہت فرق ہے اور انہیں الگ الگ معنی دینے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے ﴿إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً﴾ (الواقعہ: ۳۵) ''ہم نے ہی ان حوروں کو پیدا کیا ہے۔''

قرآن کریم میں اس لفظ کا ماضی اور مضارع بھی استعمال ہوا ہے جس کا معنی ''پیدا کرنا ہے۔'' اب ''انشاء اللہ'' کی ترکیب کے حسب ذیل دو معنی ہیں:

- اگر مصدر کی اضافت فاعل کی طرف ہے تو اس کا معنی ہے ''اللہ تعالیٰ کا پیدا کرنا۔''
- اگر اس مصدر کی نسبت مفعول کی طرف ہے تو اس کا معنی ''اللہ کو پیدا کرنا'' ہے جو انتہائی غلط ہے بلکہ سوء ادبی اور کفر ہے۔

لفظ ''ان شاء اللہ'' میں ''ان'' شرطیہ ہے اور ''شاء'' ماضی جس کا معنی چاہنا ہے اس جملے کا معنی ہے ''اگر اللہ نے چاہا'' یعنی کسی کام کو یہ لفظ کہہ کر اللہ تعالیٰ کی مشیت کے حوالے کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں یہ ترکیب استعمال ہوئی ہے جیسا کہ گائے ذبح کرنے کے سلسلہ میں سیدنا موسیٰ کی قوم نے کہا تھا: ﴿وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ﴾ (البقرہ: ۷۰) ''اگر اللہ نے چاہا تو ہم اپنی منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے۔'' قرآن کریم میں متعدد مقامات پر ''ان شاء اللہ'' کی ترکیب استعمال ہوئی ہے وہاں ''ان'' کو الگ اور ''شاء'' کو الگ لکھا گیا ہے۔ یعنی ''ان'' کو ''شاء'' کے ساتھ ملا کر نہیں لکھا۔ اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ ہمارے ہاں جو ''انشاء اللہ'' اکٹھا لکھا جاتا ہے یہ غلط ہے اور اسے الگ الگ لکھنا چاہیے۔ واللہ اعلم!

ہاؤسنگ سکیم کا ایک غلط طرز عمل

سوال ہمارے ہاں عام طور پر جو ہاؤسنگ سکیم زمین کا کاروبار کرتی ہے اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ وہ جگہ خرید کر اسے مختلف پلاٹوں میں تقسیم کرتی ہے پھر درخواستیں وصول کی جاتی ہیں اور ایڈوانس ہر درخواست کے ساتھ ایک لاکھ روپیہ جمع کیا جاتا ہے پھر قرعہ اندازی کے ذریعہ پلاٹ تقسیم کیے جاتے ہیں جن کا قرعہ نہیں نکلتا انہیں پچانوے ہزار روپے واپس کیے جاتے ہیں۔ کیا پانچ ہزار روپے کی کٹوتی شرعاً جائز ہے؟

جواب شریعت کی رو سے ہر ہاؤسنگ سکیم کا طریقہ کار یہ ہونا چاہیے کہ جگہ خریدنے کے بعد اس کے پلاٹ بنائے جائیں حسب ضابطہ پارک سڑکیں وغیرہ نقشے میں ظاہر کر دی جائیں پھر اس کے فروخت کرنے کا اعلان کیا جائے اس کھلی سکیم کے تحت جو چاہے قیمت ادا کر کے پلاٹ خرید لے۔ اس سے فریقین میں سے کسی کو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

صورت مسئولہ اور اس طرح کی دیگر کئی اسکیمیں شرعاً ناجائز ہیں کیونکہ نفع اندوزی کے لیے پلاٹوں سے زیادہ درخواستیں وصول کی جاتی ہیں اس طرح ان کے پاس کافی رقم جمع ہو جاتی ہے جسے کاروبار میں لگا کر اس سے نفع کمایا جاتا ہے پھر قرعہ اندازی کے ذریعے پلاٹوں کی تقسیم عمل میں آتی ہے جس کا قرعہ نکل آتا ہے وہ بقیہ رقم ادا کر کے پلاٹ کا مالک بن جاتا ہے اور جن کا قرعہ نہیں نکلتا اس کا پانچ ہزار روپیہ کاٹ کر بقیہ رقم واپس کر دی جاتی ہے۔ اب اس میں رقم ایڈوانس جمع کروانے والے کا کیا قصور ہے کہ اسے پانچ ہزار روپے کا نقصان پہنچایا جائے؟ ایسا کرنا دھوکہ اور ظلم ہے جس کی شریعت اجازت نہیں دیتی۔

ہمارے رجحان کے مطابق رقم بٹورنے کے لیے اس طرح قرعہ اندازی کرنا بھی ناجائز ہے اور اصل رقم سے کچھ رقم منہا کرنا بھی باطل طریقے سے مال کھانا ہے جس کی قرآن میں سخت وعید آئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ایمان والو! ایک دوسرے کا مال باطل طریقوں سے مت کھاؤ۔ تمہارا لین دین باہمی رضامندی سے ہونا چاہیے۔'' (النساء:۲۹)

باطل طریقوں سے مراد وہ تمام طریقے ہیں جو خلاف حق اور شرعاً واخلاقاً ناجائز ہوں اور باہمی رضامندی سے مراد بھی کسی دھوکے دباؤ اور فریب پر بھی رضامندی نہیں بلکہ آزادانہ اور معروف معنی میں جائز رضامندی ہے جو صورت مسئولہ میں نہیں ہے۔ لہٰذا ہاؤسنگ سکیم والوں کو چاہیے کہ اتنی ہی درخواستیں وصول کریں جتنے پلاٹ ہوں زیادہ درخواستیں وصول کر کے قرعہ اندازی کا ڈھونگ رچا کر مال کھینچنا شرعاً ناجائز ہے۔ واللہ اعلم!

فوت شدہ کو مرحوم ومغفور کہنا

سوال آج کل اخبارات میں فوت شدگان کے لیے مرحوم ومغفور کے الفاظ لکھے جاتے ہیں جن سے یہ تاثر ملتا ہے کہ وہ جنتی ہیں کیا ایسا لکھنا یا کہنا جائز ہے؟ شریعت کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

جواب مرنے والے کے متعلق ہمیں کوئی علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ کیا برتاؤ کیا ہے ہاں اگر قرآنی آیت یا صحیح حدیث سے ہمیں کسی کے جنتی یا جہنمی ہونے کا علم ہو جائے تو الگ بات ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم نے ابولہب کے جہنمی ہونے کا قطعی فیصلہ کیا ہے اسی طرح احادیث میں عشرہ مبشرہ کو جنتی ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔ ان کے علاوہ کسی دوسرے کے متعلق قطعی طور پر فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ جیسا کہ سیدہ ام علاء رضی اللہ عنہا نے سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے متعلق کہا تھا: ''اے ابوسائب! محمد پر اللہ کی رحمت ہو! تیرے متعلق میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے ضرور عزت دی ہوگی۔''

یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھے اس کے متعلق کیا علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ضرور عزت دی ہے اسے موت آ چکی ہے میں اس کے لیے رحمت کی امید کرتا ہوں قطعی طور پر تو مجھے اپنے متعلق بھی علم نہیں ہے۔'' (بخاری الجنائز:۱۲۴۳)

اس سے معلوم ہوا کہ قطعی طور پر کسی کے متعلق یہ فیصلہ کرنا ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ مغفور ومرحوم ہے البتہ اگر نیت دعا کی ہے تو ایسا کہنے میں کوئی حرج نہیں۔ جیسا کہ ہم کسی کے لیے رحمہ اللہ یا غفر اللہ لہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں اس سے مراد کسی کے مرحوم ومغفور ہونے کی خبر دینا نہیں بلکہ اس کے لیے دعائیہ کلمات ہیں جو استعمال کیے جا سکتے ہیں اور زبان میں اختصار کے پیش نظر لفظ مرحوم دعا کے لیے ہی استعمال ہوتا ہے۔ واللہ اعلم!

ایمان اور اس کے اثرات

امام مسجد الحرام
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر فیصل غزاوی حفظہ اللہ

مترجم —— جناب محمد عاطف الیاس
نظرثانی —— جناب حافظ یوسف سراج
تاریخ —— 17 شوال 1437ھ بمطابق 22 جولائی 2016ء

حمد وثناء کے بعد:

ایمان کی نعمت عظیم ترین نعمت ہے۔ جسے یہ نعمت مل گئی تو گویا کہ اسے سب سے عظیم نعمت مل گئی، اس جیسی کوئی نعمت نہیں، اس کے برابر کوئی عطا نہیں۔ اس نعمت سے دنیا وآخرت کی سعادت نصیب ہوجاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر غور کیجیے:

﴿بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝﴾ (الحجرات)

''اللہ تم پر اپنا احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت دی اگر تم واقعی اپنے دعوائے ایمان میں سچے ہو۔''

ایمان کی نعمت اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی نعمتوں میں سب سے بیش قیمت ہے حتیٰ کہ ہمیں وجود بخشنے سے بھی بڑی نعمت ہے، پھر وجود سے متعلقہ تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے، جیسے رزق، صحت، زندگی اور زندگی کی زیب وزینت۔ یہ وہ عظیم نعمت ہے جو انسانی وجود کو ایک نمایاں کارآمد حقیقت بناتی ہے اور انسانی زندگی کو پر اثر بناتی ہے۔ اس نعمت کا اندازہ لگانا ہو تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر غور کیجیے:

﴿اَوَ مَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَ جَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (الانعام)

''کیا وہ شخص جو پہلے مُردہ تھا پھر ہم نے اسے زندگی بخشی اور اس کو وہ روشنی عطا کی جس کے اجالے میں وہ لوگوں کے درمیان زندگی کی راہ طے کرتا ہے' اُس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جو تاریکیوں میں پڑا ہوا ہو اور کسی طرح اُن سے نہ نکلتا ہو؟ کافروں کے لیے تو اسی طرح ان کے اعمال خوشنما بنا دیے گئے ہیں''

تو کیا وہ شخص جو گمراہی میں بھٹک رہا ہو اور پریشانی کے عالم میں ہلاک ہو رہا ہو پھر اللہ تعالیٰ ایمان کے ذریعے سے اس کے دل کو زندگی بخش دے، اسے دین اسلام کی ہدایت عطا فرما دے، رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرما دے، کیا وہ شخص اس شخص کے برابر ہوسکتا ہے جو جہالت اور گمراہیوں میں بھٹکتا رہتا ہے، جو کسی رہنمائی کرنے والے یا نجات دینے والے کو ڈھونڈ نہیں پاتا؟

جس کے دل میں ایمان ہی نہ ہو، جو پیدا کرنے والے رب کو بھی نہ پہچانتا ہو اور جو اللہ کے بھیجے ہوئے رسول کو بھی نہ جانتا ہو تو وہ گمراہ اور ہلاک ہوجائے گا۔

اللہ کو نہ پہچاننا در اصل ہلاکت، تباہی اور بربادی ہے اور اللہ تعالیٰ کو پہچان لینا اور اس کے متعلق علم حاصل کر لینا بہترین کمائی، حقیقی غنیمت اور اللہ کا بہت فضل واحسان ہے۔ اس نعمت کا اندازہ وہی کرسکتا ہے، جو ایمان کی قیمت جانتا ہو۔

جس کے دل میں ایمان ہی نہ ہو، جو پیدا کرنے والے رب کو بھی نہ پہچانتا ہو اور جو اللہ کے بھیجے ہوئے رسول کو بھی نہ جانتا ہو تو وہ گمراہ اور ہلاک ہو جائے گا۔

ایک مسلمان کی زندگی پر ایمان کے اثرات واضح نظر آتے ہیں، تاہم ان اثرات میں سے چند تو ایسے ہیں کہ جن پر غور کرنا لازم ہے۔ جیسے یہ حقیقت کہ ایمان کے ذریعے بندہ مؤمن کی زندگی میں ایک نیا رنگ آجاتا ہے۔ ایمان بندۂ مؤمن کی بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیک کاموں میں سبقت لیجانے کی طرف ترغیب دیتا ہے۔ ہمارے سچے رسول ﷺ نے ہمیں بتایا ہے کہ انسان کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے بھی وہی کچھ پسند نہ کرے جو خود اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند نہ کرنے لگے جو خود اپنے لیے کرتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اس ہستی کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہ پسند نہ کرے جو خود اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

اس طرح سے مسلمان کو یہ احساس ہوتا ہے کہ دوسرے مسلمان اس کے بھائی ہیں، وہ ان کی عزت کرتا ہے اور ان کا احترام کرتا ہے۔ وہ ان کے لیے بھی وہی چیز پسند کرتا ہے جو وہ خود اپنے لیے پسند کرتا ہے، وہ چاہتا ہے کہ انہیں بھی وہی بھلائیاں نصیب ہوں جو اس کو نصیب ہوئی ہیں۔

مؤمن کا ایمان اسے فعّال بناتا ہے اور معاشرے کے لیے فائدہ مند بناتا ہے۔ وہ اللہ کے لیے خرچ کر کے بہت خوش ہوتا ہے، دوسروں کی خدمت کر کے تو وہ خوشی سے سما نہیں پاتا، اس کے ذریعے سے بھائی کی مشکل آسان ہوجائے تو اس کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی۔ وہ بھرپور کوشش کرتا ہے کہ بھلائی کے ہر میدان میں حصہ لے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ اجر کما سکے اور بلند درجات حاصل کر سکے۔

یہ حقیقت ہے۔ یقیناً! ایمان بندوں کو فعّال بناتا ہے، معاشرے کے لیے فائدہ مند اور کارگر ثابت کرتا ہے۔

چنانچہ ہر مسلمان اپنی زندگی میں نیکیاں کمانے کی، بھلائیاں کرنے کی اور اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔

چونکہ مؤمن ایک ایسی دوڑ میں شامل ہے جو موت تک رکنے والی نہیں، تو وہ بڑھ چڑھ کر نیک اعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ وقت ضائع کرنے سے گریزاں

رہتا ہے اور عمر کو بے فائدہ گزارنے سے رکا رہتا ہے۔

یہ چیزیں نبی اکرم محمد ﷺ کی زندگی اور سیرت میں واضح طور پر نظر آتی ہیں۔ وہ تو اللہ کے متعلق سب سے زیادہ جاننے والے تھے اور سب سے بڑھ کر اللہ سے ڈرنے والے تھے، وہ ہمیشہ اللہ کے ساتھ تعلق قائم کیے رکھتے تھے، اللہ کے ذکر سے کبھی غافل نہیں ہوتے تھے۔ اللہ کی عبادت سے کبھی نہیں رکتے تھے۔ لوگوں کو بھلائی سکھاتے تھے۔ ہر بھلائی کی طرف بلاتے تھے۔ ہر برائی، فحاشی اور رسوا کن گناہ سے روکتے تھے۔ جو آپ ﷺ کے پاس بیٹھتا یا ان سے ملتا، اسے آپ ﷺ کی برکت حاصل ہو جاتی۔ آپ ﷺ کی صحبت سے سعادت مند ہو جاتا۔ سچے مؤمن کا حال بھی یہی ہوتا ہے۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''انسان کی برکت یہ ہوتی ہے کہ وہ جہاں بھی جائے، بھلائی سکھاتا رہے، جس سے بھی ملے، نصیحت کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا قول نقل کیا ہے، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا: ''اُس نے مجھے بابرکت بنایا جہاں بھی میں رہوں'' (مریم: 31)

یعنی بھلائی کی تعلیم دینے والا، اللہ کی طرف بلانے والا، اللہ کی یاد دلانے والا، نیکی کی ترغیب دلانے والا۔ یہی چیزیں انسان کی برکت ہوتی ہیں۔ جس میں یہ چیزیں نہ پائی جائیں تو اس میں کوئی برکت نہیں۔ اس کے ساتھ ملاقات کی کوئی برکت نصیب ہوتی ہے نہ اس کے ساتھ بیٹھنے کی۔''

اے مسلمانو! ہمارے لیے نمونہ اور آئیڈیل کی حیثیت رکھنے والے نبی محمد ﷺ نیکی کے کاموں میں، بھلائی کرنے میں یا لوگوں کی خدمت کرنے میں کسی قسم کی کسر نہیں چھوڑتے تھے۔ کسی کو دعوت دیتے، کسی کو سکھاتے، کسی کو دعا دیتے، کسی کو نصیحت کرتے، اصلاح کی خاطر کسی سے ناراضی کا اظہار کرتے، کسی کو بھلی رائے دیتے، کسی کو بھلائی میں بڑھنے کی تلقین کرتے، کسی کو برائی سے خبردار کرتے، کسی کی حاجت پوری کرنے چل پڑتے، کسی کی سفارش کرتے، کسی کو ہدیہ دیتے، کسی پر صدقہ کرتے، کسی کے ساتھ مذاق کرتے، کسی کی زیارت کرتے، کسی کی مہمان نوازی کرتے، کسی کو حق دلاتے، کسی سے حق حاصل کرتے۔۔۔ اس طرح آپ ﷺ لوگوں کی خدمت میں سرگرم رہتے۔ ان کے لیے بھلائی پسند کرتے تھے۔ انہیں فائدہ پہنچانے کی کوشش میں لگے رہتے تھے۔ مختلف طریقوں سے ان پر احسان کرتے رہتے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے جسم پر اس کا اثر نظر آنے لگا۔ آخری عمر میں آپ ﷺ کو بیٹھ کر نماز ادا کرنا پڑتی کیونکہ لوگوں کی خدمت میں ان کا جسم رہ گیا تھا۔

آپ ﷺ نے خود ہی بھلائی کے کام کرنے پر اکتفا نہ کیا بلکہ آپ ﷺ نے پوری ایک نسل انہی اخلاق اور ان اصولوں پر تیار فرمائی۔ اس طرح وہ عظیم لوگ بن گئے۔ بھلائیوں کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگے۔

نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کی تربیت سخاوت اور صدقہ دینے پر کی تھی۔ اللہ کی راہ میں قربانیاں دینے اور جانیں پیش کرنے پر کی تھی۔ چنانچہ وہ ان صفات میں ضرب المثل بن گئے۔

نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کی تربیت سخاوت اور صدقہ دینے پر کی تھی۔ اللہ کی راہ میں قربانیاں دینے اور جانیں پیش کرنے پر کی تھی۔ چنانچہ وہ ان صفات میں ضرب المثل بن گئے۔

دیکھیے! سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب دور سے کسی شخص کو دیکھتے تو اسے فوراً سلام پیش کرتے۔ ایک روز آپ نے اَغَرّ مُزَنِی سے کہا: کیا تم نہیں دیکھتے کہ لوگ تم سے بھلائی کی کتنی توقع رکھتے ہیں؟ خیال رکھنا کہ سلام پیش کرنے میں تجھ پر کوئی سبقت نہ لیجائے! اغر مزنی کہتے ہیں: اس نصیحت کے بعد جب بھی کوئی شخص ہمیں نظر آتا تو ہم جلدی سے اسے سلام کرتے تھے تاکہ ہم سلام پیش کرنے میں پہل کر سکیں۔

صحابہ کرام بھلائیوں میں سبقت کس طرح نہ لیجاتے جبکہ ان کی تربیت کرنے والے رسول اکرم ﷺ تھے؟ آپ ﷺ نے انہیں سکھایا تھا کہ اللہ تعالیٰ سے قریب ترین اور رحمت الٰہی کا سب سے بڑا حق دار وہ ہے جو سلام پیش کرنے میں سبقت لیجائے۔

جب سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جنازہ پڑھنے، اس کے ساتھ چلنے اور اسے دفنانے کی فضیلت کا علم ہوا کہ اس عمل کا دو قیراط کے برابر اجر ملتا ہے اور ہر قیراط جبل احد جتنا بڑا ہوتا ہے۔ اس وقت آپ نے ہاتھ میں کچھ پتھر پکڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے یہ پتھر زمین پر پھینکے اور فرمایا: ''ہم تو کئی قیراطوں میں سستی کر چکے ہیں۔'' یہ ہیں عظیم لوگ۔ یہ لوگ سستی کی وجہ سے نہ کی جانے والی عبادتوں پر نادم ہوتے تھے، دنیا کا سامان رہ جانے پر نہیں، کیونکہ عبادت تو باقی رہنے والی ہے اور دنیا ختم ہو جانے والی ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''جب ہم کسی کو نہ دیکھتے تو ہم اس کا پتا کرنے کے لیے چلے جاتے۔ اگر وہ بیمار ہوتا تو عیادت ہو جاتی، اگر مشغول ہوتا تو مدد ہو جاتی اور اگر کوئی اور وجہ ہوتی تو زیارت ہی ہو جاتی۔''

دیکھیے! کس طرح وہ ایک دوسرے کا خیال کرتے تھے، ایک دوسرے کے متعلق پوچھتے تھے اور ایک دوسرے کی زیارت کرتے تھے۔ کس طرح ان کا ایمان انہیں ایک دوسرے کی خبر رکھنے پر ابھارتا تھا، ایک دوسرے کی مدد کرنے اور ہاتھ بٹانے کی ترغیب دلاتا تھا۔

مسلمان کو ایسا ہی ہونا چاہیے کہ وہ بھائیوں کی مدد کرتا رہے، انہیں بھلائی کا حکم دیتا رہے، ان کی خوشی پر خوش ہو، ان کی تنگی اس پر گراں گزرے اور ان کی خوشی اور غمی میں شریک رہے۔

داناؤں کا کہنا ہے: ''بندے کی مردانگی اس کی زبان کی سچائی سے، ہمسائیوں کی مدد سے، ساتھیوں کی خدمت سے اور دوسروں اور ہمسائیوں کی تکلیف دور کرنے سے ظاہر ہوتی ہے۔''

بعض لوگ تو خیر کے کاموں کا اس قدر اہتمام کرتے ہیں کہ انسان حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ حضرت عدی بن حاتم کے متعلق آتا ہے کہ وہ چیونٹیوں کے لیے روٹی باریک کر کے پھیلا دیتے اور کہتے: یہ ہماری ہمسائیاں ہیں۔ ہمسائیگی کا حق ان کا بھی ہے۔ کتنا عظیم تھا ان کا احسان اور کتنی عظیم تھی ان کی نیکی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے تھے اور اس کی رضا مندی کے متلاشی تھے۔

امام حسن بصریؒ ایک رات یہ دعا کر رہے تھے: اے اللہ! مجھ پر ظلم کرنے والے کو معاف فرما! یہی دعا بار بار دہرا رہے تھے۔ جب بہت بار دہرائی جا چکی تو ایک شخص نے آ کر کہا: رات میں نے آپ کو ظالم کے لیے اتنی دعا کرتے ہوئے سنا کہ میرے دل میں بھی یہ آ گیا کہ کاش میں نے حسن بصری پر ظلم کیا ہوتا تو میں بھی آج اس کی دعا میں شریک ہوتا۔ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ حسن بصری نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے:

﴿فَمَنْ عَفَا وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ۝﴾ (شوریٰ)

''جو کوئی معاف کر دے اور اصلاح کرے اُس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔''

غور کیجیے! اس پر نور مثال پر غور کیجیے! کس طرح انسان اپنے ظلم کو بھول جاتا ہے جب اسے نیکی کے بدلے اللہ تعالیٰ کی عطا کا خیال آ جاتا ہے۔

اسی طرح کے بڑے نفس میں پاکیزہ روح ہوتی ہے۔ جس میں کینہ اور بغض کی کوئی جگہ نہیں ہوتی۔ جس میں مسلمانوں کو برا سمجھنے کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔

موسیٰ بن مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے محمد سیرین کو خوب دن چڑھے بازار میں جاتے ہوئے دیکھا۔ وہ بازار میں جا کر اللہ کی تسبیح بیان کرتے، تکبیریں پڑھتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے۔ ایک شخص نے انہیں کہا: اے ابو بکر! آپ یہ وقت اللہ کے ذکر کے لیے کیوں مختص کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: یہ وقت غفلت کا وقت ہے اس لیے میں اس میں ذکر کر رہا ہوں۔

دوسرا خطبہ:

اللہ کے بندو! ایمان کے ثمرات انتہائی پر نور اور قابل تعریف ہیں۔ یہ لوگوں کے رویوں اور اخلاق میں ظاہر ہوتے ہیں۔ چنانچہ لازم ہے کہ انسان ایمان کو تازہ رکھنے کی کوشش کرے۔ ہمارے لیے بہترین نمونہ کی حیثیت رکھنے والے نبی کریم محمد ﷺ نے اسی کی نصیحت فرمائی ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''دلوں میں ایمان بھی یوں پرانا ہو جاتا ہے جس طرح کپڑے پرانے ہو جاتے ہیں۔ اللہ سے ایمان کی تازگی کا سوال کرتے رہا کرو۔'' (طبرانی)

اللہ کے بندو! آج ہمیں ایمان کے معانی ذہن نشین کرنے کی کتنی ضرورت ہے! معاشرے میں فعال بننے اور اثر پیدا کرنے کی کتنی ضرورت ہے! پرانے دور کے مسلم معاشرے اور بزرگوں کی روشن اور پر نور محنتوں کو تازہ کرنے کی کتنی ضرورت ہے! ان معاشروں کا طریقہ اپنانے کی، وحدت اپنانے کی کتنی ضرورت ہے! ہمیں چاہیے کہ ہم یہ بھی سوچیں کہ ہمارے مسلمان بھائی اللہ کی راہ میں ظلم اور زیادتی کا شکار ہیں اور انہیں دشمنان اسلام کی جانب سے بد ترین عذاب اور سخت ترین سزائیں دی جا رہی ہیں۔

مسلمان کو زیب دیتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے کہ وہ جہاں بھی ہو، اللہ اسے بابرکت بنا دے، اس کے ہاتھ خیر سے بھر دے، اسے نصیحت کرنے والا بنائے، نیکی کا حکم دینے والا، برائی سے روکنے والا، نیکیاں بڑھانے والا اور برائیاں ختم کرنے والا بنائے، لوگوں کی ممکنہ خدمت کے لیے ہر وقت تیار رہنے والا بنا دے! مال اور نفس کے ذریعے ان کی حوصلہ افزائی کرنے والا بنائے۔ نفس، منصب اور دعا کے ذریعے سے ان کی خدمت کرنے والا بنائے، زندگی ختم ہونے سے قبل دوسروں پر گہرا اور مثبت اثر چھوڑنے کی توفیق دے تاکہ موت کے بعد بھی نفع پہنچتا رہے!

اے امت اسلام! اے محمد ﷺ کے نام لیواؤ!

اللہ کی کتاب تھامے رکھو! نبی اکرم ﷺ کی سنت پر عمل پیرا رہو۔ شریعت اسلامیہ کی حفاظت کرو! اپنے بھائیوں کو نصیحت کرتے رہو! امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سر انجام دو۔ اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے دور رہنے والے اور دور رکھنے والے بنو۔ اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے بنو! صحیح منہج کی طرف بلاؤ۔ پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ اسلام کے احکام میں کسی ایک حکم کو بھی مت چھوڑو۔ ایمان کے معانی اپنے دل میں راسخ کر لو۔ فتنوں سے بچو اور گمراہی کی طرف بلانے والوں سے دور رہو۔ ایک ہی لفظ پر اکٹھے ہونے کی کوشش کرو۔ مسلمانوں کی صفیں مضبوط کرو۔ ہر جگہ رہنے والے مسلمانوں کی مدد کرو۔ ڈرتے رہو اور چوکنے رہو کہ اسلام پر آپ کی طرف سے حملہ نہ ہو سکے۔ ٹھیک راستے پر چلتے رہو، اللہ تعالیٰ کی شریعت پر قائم رہو۔ شہوات کے پیچھے مت لگو۔ موت آنے تک دین پر ڈٹے رہو۔

اے اللہ! ہمیں ہمارے گھروں میں امن نصیب فرما! ائمہ اور حکمرانوں کی اصلاح فرما! انہیں ان چیزوں کی توفیق عطا فرما جن میں ملک اور قوم کی فلاح و بہبود ہے۔ انہیں نیک مشیر اور وزیر مہیا فرما! ہمارے حکمرانی انہیں نصیب فرما جو تجھ سے ڈرتے اور پرہیز گاری اختیار کرتے ہیں اور تیری خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں!

ترکی اور دیگر اسلامی ممالک کے حالات سازش کے تحت خراب کیے جا رہے ہیں۔ حافظ عبدالکریم

حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث میدان میں ہے۔ علامہ ابوتراب

مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی قیادت نے فیصلہ کیا ہے کہ حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے ہم ہمیشہ اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے۔ اس وقت ترکی اور دیگر اسلامی ممالک میں ایک سازش کے تحت حالات خراب کئے جا رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان ڈاکٹر حافظ عبدالکریم چیئرمین قائمہ کمیٹی حج و مذہبی امور نے علماء کرام سے خطاب کرتے ہوئے کیا اور کہا کہ امت کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا اور تمام مسالک کی تائید اور اتحاد سے دفاع حرمین کے لیے آواز بلند کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اگر آج ہم نے حالات کو سمجھتے ہوئے اغیار کی سازشوں کا توڑ نہ کیا تو پوری امت نقصان سے دوچار ہو گی۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث کے سینئر نائب امیر علامہ عبدالعزیز حنیف نے کہا کہ ہم حالات کی نزاکت کے پیش نظر اپنے فرض کو نبھائیں گے اور حرمین کے تقدس پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے نائب امیر علامہ ابوتراب نے کہا کہ سعودی عرب اور پاکستان عالم اسلام کے دو بڑے ملک ہیں ان کے درمیان باہمی تعلق کا مضبوط ہونا امت مسلمہ کو خطرات سے بچا سکتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ جس طرح سعودی عرب نے ہر مشکل وقت میں پاکستان کا ساتھ دیا اسی طرح پاکستان کے عوام اس مشکل گھڑی میں سعودی عرب کے ساتھ ہیں۔ ہم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا ہر صورت میں تحفظ کریں گے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد کے امیر حافظ مقصود احمد نے کہا کہ روضہ رسول ﷺ اور مسجد نبوی کے قریب دہشت گردی ناقابل برداشت ہے۔ ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ ہم اس سوچ اور متشددانہ فکر کی بھی مذمت کرتے ہیں جو نوجوانوں کو گمراہ کر رہی ہے۔ جب امت مسلمہ میں اتحاد و اتفاق ہو گا تو دشمنوں کی سازشیں ناکام ہو جائیں گی۔ سعودی عرب اور حرمین شریفین کے امن کو خراب کرنے کے لیے جو سازشیں ہو رہی ہیں ہم ڈٹ کر ان کا مقابلہ کریں گے۔ وفاق المدارس السلفیہ کے ڈائریکٹر پروفیسر یٰسین ظفر، شیخ الحدیث حافظ محمد شریف، سید عتیق الرحمن شاہ کشمیری امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث راولپنڈی، حافظ عبدالحمید عامر امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث جہلم، حافظ عبدالستار حامد امیر پنجاب، مولانا میاں محمود عباس ناظم اعلیٰ پنجاب، مولانا ابرار ظہیر ناظم اطلاعات پنجاب اور دیگر بہت سارے علماء نے اجلاس سے خطاب کیا۔ (رپورٹ: ایم این اے سلفی میڈیا سیل۔ اسلام آباد)

عبادت..... صرف ایک اللہ کی

تحریر: مولانا میاں محمد جمیل

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (البقرة)

''اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تا کہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔''

﴿اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ اَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ﴾ (الانبیاء)

''یقیناً یہ تمہاری امت حقیقت میں ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں پس تم میری عبادت کرو۔''

ان آیات میں ہمارے رب کا ارشاد ہے کہ اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ عبادت کا مقصد یہ ہے کہ تم نیک ہو جاؤ اور اِدھر اُدھر ٹکریں کھانے سے بچ جاؤ۔ تم ایک ہی امت ہو یعنی بحیثیت انسان تم ایک ہو اور میں تمہارا رب ہوں اس لئے میری ہی عبادت کرو۔ پھر فرمایا:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾

''میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔'' (الذاریات)

اکثر اہل علم نے عبادت کا معنی تذلل یعنی نہایت عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا بیان کیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ عبادت میں عاجزی اور انتہا درجے کی انکساری ضروری ہے کہ آدمی اللہ کے حضور قیام کرے تو نہ صرف زبان سے اقرار کرے بلکہ اس کا پورا جسم خاموش گواہی دے کہ میرے جسم کا ایک ایک ریشہ تیرے حضور عاجز اور بے بس ہے۔ جبینِ نیاز جھکائے تو اپنے آپ کو عجز و انکساری کی انتہا تک لے جائے گویا کہ وہ پستیوں کے سمندر میں ڈوب چکا ہے۔ زبان جنبش کرے تو اس کی حمد و ثنا کے گیت گائے، دستِ سوال دراز کرے تو سراپا التجا بن جائے۔ مال خرچ کرے تو اس عاجزی کے ساتھ کہ میں تو مالک کی ملک ہی واپس لوٹا رہا ہوں۔ نہ میرا مال ہے اور نہ اس میں میرا کمال ہے۔

نمازی اس عہد کو پانچ وقت تشہد کی زبان میں یوں دُہراتا ہے۔

[اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ]

(رواہ البخاری)

''تمام قسم کی قولی، فعلی اور مالی عبادات اللہ کے لیے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے تمام طبقات انسانی کو اپنی عبادت کا حکم دیتے ہوئے اس کے استحقاق کی یہ دلیل دی ہے کہ اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں، تمہارے آباؤ اجداد اور سب لوگوں کو پیدا فرمایا۔

عبادت کا لفظ عبد سے نکلا ہے۔ عربی میں عبد کا معنی غلام ہے جسے اس کے آقا نے اپنی خدمت کے لیے خرید کیا ہوتا ہے۔ وہ جز وقتی نہیں بلکہ ہمہ وقت اور پوری زندگی کے لیے غلام ہوتا ہے۔ اس کا فرض بنتا ہے کہ اس کا مالک جس وقت اسے آواز دے اور اس کی جو ڈیوٹی لگائے وہ اسے اپنی طاقت کے مطابق نہایت اخلاص کے ساتھ پورا کرے۔ ایسے شخص کو عابد کہا جائے گا۔

ایک اور آیت میں عبادت کی تفصیل اس طرح بیان کی گئی ہے:

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ﴾ (الانعام)

''فرما دیجیے! یقیناً میری نماز اور میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے تسلیم کرنے والا ہوں۔ فرما دیجیے! کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔''

قرآن مجید نے اس فرمان میں عبادت کا جامع تصور پیش کیا ہے کہ آدمی منڈی اور بازار میں ہو تو امانت و دیانت کا نمونہ بن جائے، کسی کے ہاں مزدور اور خادم گزار ہو تو وفاداری کا پیکر ہو جائے، حکمران ہو یا کوئی ذمہ داری اٹھائے تو قوم کا خادم اور مالکِ حقیقی کا غلام بن کر رہے۔ غرض یہ کہ زندگی کا ایک ایک لمحہ اور شعبہ رب کی غلامی اور اس کی بندگی کے لیے وقف کرنے کا نام عبادت ہے۔ یہی انسان کی تخلیق کا مقصد اور اسی کے لیے انسان کا ہر عمل وقف ہونا چاہیے۔ اس مقصد کو پانے کے لیے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج فرض کیا گیا تا کہ ایک طرف بندہ اپنے رب کی بندگی اختیار کرے اور دوسری طرف اپنے اخلاق کردار کو سنوارتا چلا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے تمام طبقاتِ انسانی کو اپنی عبادت کا حکم دیتے ہوئے اس کے استحقاق کی یہ دلیل دی ہے کہ اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں، تمہارے آباؤ اجداد اور سب لوگوں کو پیدا فرمایا۔ اسی نے تمہارے لیے زمین کو فرش بنایا اور آسمان کو سائبان، پھر آسمان سے پانی نازل کیا جس سے تمہارے رزق کا بندوبست فرمایا۔ یہ سب کچھ ایک رب نے پیدا کیا ہے اور وہی تمہارا خالق و مالک ہے۔ یہ حقائق ہیں جنہیں تم بھی جانتے ہو کہ تمہاری اور کائنات کی تخلیق اور تمہارے رزق کے بندوبست میں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک اور سہیم نہیں۔ پھر اپنے رب کے ساتھ دوسروں کو شریک بنانے کی کس طرح جرأت کرتے ہو؟ جس کی تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں، لہٰذا تمہیں صرف ایک اللہ کی ہی عبادت کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت اور خالقیت کا حوالہ دے کر انسان کے ضمیر کو جھنجھوڑا ہے تا کہ انسان سمجھے کہ وہ کسی غیر کی نہیں بلکہ اپنے خالق، رازق اور مالک کی ہی عبادت کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس بات کی یاد دہانی اور اس دعوت کو

سمجھانے اور آگے پہنچانے کے لیے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث فرمائے اور انہوں نے اپنی دعوت کا آغاز اور اپنی جدوجہد کی ابتداء اسی سے فرمائی کہ اے لوگو! صرف ایک رب کی عبادت کرو اور طاغوت کی عبادت سے بچو، چنانچہ بڑے بڑے انبیاء کا نام لے کر ان کی دعوت کا یوں ذکر فرمایا:

﴿لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝﴾ (الأعراف)

''بلاشبہ ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں یقیناً میں تمہیں بڑے دن کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔''

﴿وَ اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝﴾

''اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں کیا تم شرک کرنے سے ڈرتے نہیں۔'' (الأعراف)

﴿وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ (الأعراف: 73)

''اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، یقیناً تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس واضح دلائل آچکے ہیں۔''

﴿وَ اِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ (الأعراف: 85)

''اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا اس نے فرمایا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل آچکی۔''

﴿وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَ مِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝﴾ (النحل)

''اور یقیناً ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا یہ کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو ان میں سے کچھ وہ تھے جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور کچھ وہ تھے جن پر گمراہی ثابت ہوگئی پس زمین میں چل پھر کر دیکھو جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا۔''

امت سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسول کو مبعوث کیا جاتا تھا۔ نبی کی تشریف آوری کے بعد یہ امت دو حصوں میں تقسیم ہو جایا کرتی تھی۔ جو خوش نصیب لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آتے وہ اس رسول کی حقیقی امت ہوا کرتے تھے۔ اس امت کو امت اجابہ کہا جاتا ہے۔ ''یعنی نبی علیہ السلام کی دعوت قبول کرنے والے لوگ''۔ باقی لوگوں کو ''امت دعوت'' کہتے ہیں یعنی وہ تمام لوگ جن کے لیے نبی بھیجا گیا۔ انبیاء علیہم السلام کے پیغام کا خلاصہ یہ ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات اور صفات کے حوالے سے ایک سمجھیں، خالصتاً اس کی عبادت کریں اور زندگی کے ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو مقدم جانیں۔ اس کے ساتھ ہر اس قوت کا انکار کریں جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف لے جانے والی ہو۔ بے شک انسان کا ضمیر ہو یا معاشرے کے رسم ورواج اور کسی پارلیمنٹ کے فیصلے یا حکومت کے قانون، اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں یہ تمام کے تمام طاغوت سمجھے جائیں گے۔ عبادت کا یہی مفہوم انبیاء کرام علیہم السلام سمجھاتے اور کر کے دکھلایا کرتے تھے۔ لیکن پیغمبروں کے سمجھانے کے باوجود کچھ لوگ ہدایت یافتہ ہوئے اور باقی گمراہی پر جمے رہے۔ اے لوگو! ان کے حالات جاننے کے لیے ان کی تاریخ پڑھو اور ان کا انجام دیکھنے کے لیے ان کے علاقوں میں جا کر دیکھو کہ انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کرنے والوں کا کس قدر برا انجام ہوا۔ اس بات سے ڈرانے، بندے کو اس کے رب سے ملانے اور اس کی توحید کی دعوت دینے کے لئے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا:

﴿وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْۤ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝﴾ (الأنبیآء)

''ہم نے آپ سے پہلے جو بھی رسول بھیجے ان کی طرف یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں سو تم میری ہی بندگی کرو۔''

نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ آپ لوگوں کو بتلائیں اور سمجھائیں کہ لوگو! تمہارے رب کا فرمان ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے اور نہ ہی اس کے سوا کوئی حاجت روا اور مشکل کشا ہے۔ جب اس کے سوا کوئی حاجت روا، مشکل کشا اور عبادت کے لائق نہیں تو صرف اس ایک ہی کی عبادت کرنا اور اسی کا حکم ماننا چاہیے۔ یہی دعوت پہلے انبیاء کی تھی اور اسی سے نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کام کا آغاز فرمایا تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا پہاڑی سے لے کر مکہ کے بازاروں اور جنگی میدانوں میں تیئس سال تک لوگوں کو یہی بات بتلانے اور سمجھانے کی کوشش کی کہ لوگو! اللہ کے بندے بن جاؤ۔

تمہارے رب کا فرمان ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے اور نہ ہی اس کے سوا کوئی حاجت روا اور مشکل کشا ہے۔ جب اس کے سوا کوئی حاجت روا، مشکل کشا اور عبادت کے لائق نہیں تو صرف اس ایک ہی کی عبادت کرنا اور اسی کا حکم ماننا چاہیے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عبادت کا یہی مفہوم سمجھتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سیدنا مغیرہ بڑے دانا اور ذہین سمجھے جاتے تھے۔ ان کے بارے میں امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ایک مکان کے چار دروازے ہوں اور کہنے والا کہے: اے مغیرہ! بیک وقت چاروں دروازوں سے گزر کر دکھاؤ۔ مغیرہ اتنے ذہین اور سمجھ دار ہیں کہ وہ ضرور کوئی راہ نکال لیں گے۔

[وَلَمَّا تَوَاجَهَ الْجَيْشَانِ بَعَثَ رُسْتُمُ إِلَى سَعْدٍ أَنْ يَبْعَثَ إِلَيْهِ بِرَجُلٍ عَاقِلٍ عَالِمٍ بِمَا أَسْأَلُهُ عَنْهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ جَعَلَ رُسْتُمُ يَقُولُ لَهُ إِنَّكُمْ حِيرَانُنَا.]

''جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو رستم نے

سعد بن ابی وقاص کی طرف پیغام بھیجا کہ میرے پاس کسی دانا اور صاحب علم آدمی کو بھیجا جائے تاکہ میں اس سے کچھ سوالات کر سکوں۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو اس کے پاس بھیجا جب مغیرہ رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے تو رستم نے ان سے کہا: تم ہمارے پڑوسی ہو۔''

اور ہم تمہارے ساتھ اچھا برتاؤ کریں گے' مشکلات میں تمہارا ساتھ دیں گے اس لیے تم اپنے وطن لوٹ جاؤ تمہارے تجارتی قافلوں کو اپنے ملک میں داخل ہونے سے نہیں روکیں گے۔ سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا مقصد دنیا حاصل کرنا نہیں بلکہ ہم تو آخرت کے طلبگار ہیں' اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف رسول مبعوث فرمایا اور اس سے فرمایا:

''یقیناً میں اس جماعت کو غلبہ دوں گا ان لوگوں پر جو میرے دین کو قبول نہیں کریں گے کیونکہ ان سے انتقام لینے والا ہوں اور میں ان کو غالب رکھوں گا جب تک وہ اس دین کے ذریعے سے عزت چاہیں گے اور یہی سچا دین ہے جو بھی اس سے منہ موڑے گا وہ ذلیل ہو کر رہے گا جو اس کو مضبوطی سے تھامے گا وہ عزت پائے گا۔''

[فَقَالَ لَهُ رُسْتُم فَمَا هُوَ؟ فَقَالَ أَمَّا عَمُودُهُ الَّذِي لَا يَصْلُحُ شَيْءٌ مِنْهُ إِلَّا بِهِ]

''رستم نے ان سے کہا وہ کیا ہے؟ سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی آخری بات یہ ہے جس کے بغیر کوئی بات مکمل نہیں ہو سکتی۔''

[فَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ]

وہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ" کی گواہی ہے

[وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ]

اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی کتاب پر یقین کرنا

اس نے کہا یہ کتنا اچھا دین ہے' اس کی اور خوبی کیا ہے؟ سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

[وَإِخْرَاجُ الْعِبَادِ مِنْ عِبَادَةِ الْعِبَادِ إِلَى عِبَادَةِ اللَّهِ]

بندوں کو بندوں کی عبادت سے نکال کر اللہ کی بندگی پر لگانا۔

اس نے کہا یہ کس قدر اعلیٰ دین ہے اس کے اوراوصاف بیان کریں۔ سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمام لوگ آدم کی اولاد ہیں اس لیے وہ آپس میں بھائی بھائی ہیں' رستم نے کہا یہ بھی بہت اچھی بات ہے۔

''پھر رستم نے کہا: مجھے یہ بتاؤ اگر ہم تمہارے دین کو اپنا لیں کیا تم اپنے وطن واپس لوٹ جاؤ گے سیدنا مغیرہ نے فرمایا: ہاں اللہ کی قسم! ہم واپس پلٹ جائیں گے۔''

صرف عبادت نہیں بلکہ خالص عبادت کرنے کا حکم ہے

یاد رہے کہ دنیا میں کبھی ایسا دور نہیں گزرا کہ لوگ سارے کے سارے اللہ کی عبادت چھوڑ چکے ہوں، ایسا ہرگز نہیں ہوا بلکہ ہر دور میں قابل ذکر تعداد میں لوگ رہے ہیں جو اپنے اپنے انداز سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے اور کر رہے ہیں، لیکن ہمارے رب کا صرف یہ فرمان نہیں کہ اس کی عبادت کرو۔ اس کا فرمان یہ ہے کہ خالص میری عبادت کرو اور میرے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو۔ اس کے لیے کبھی کھلے الفاظ میں دوسروں کی عبادت کی نفی فرمائی اور کبھی خالص عبادت کرنے کا حکم دیا ہے۔ خالص عبادت کا معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی عبادت میں کسی دوسرے کو شامل نہ کیا جائے۔ کیونکہ عبادت کرنے والوں میں بے شمار ایسے لوگ رہے ہیں اور ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرتے ہیں اور دوسروں کی عبادت بھی کرتے ہیں۔

اس لیے ہر دور میں ایسا ہوتا رہا ہے کہ لوگ اپنی اپنی عبادت گاہوں میں جا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کو سجدے کرتے ہیں۔ بزرگوں کو ماننے والے اپنے طریقے سے قبروں پر اور بتوں کے پجاری بتوں کے سامنے قیام، رکوع، سجود کرتے ہیں' یہ لوگ عبادت گاہوں پر بھی خرچ کرتے ہیں بتوں اور مورتیوں پر بھی مال خرچ کرتے ہیں۔ یہی حال مسلمانوں کی اکثریت کا ہے' یہ سارے کام مساجد میں بھی ہوتے اور مزارات پر کیے جاتے ہیں۔

حالانکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ان کاموں سے بار بار منع کیا ہے اور صرف ایک اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کے لیے درجنوں دلائل دیئے گئے۔ آئیں ان دلائل کو پڑھیں، سنیں اور ان کے مطابق اپنی عبادات کو ڈھال کر اپنے رب کی رضا چاہیں اور اس کے ساتھ شرک کرنے سے بچ جائیں کیونکہ دوسروں کو اس کی عبادت میں شریک کرنے کی کوئی دلیل موجود نہیں اور نہ ہی انسان کی فطرت کسی خالص چیز میں ملاوٹ پسند کرتی ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے پہلے لوگوں کو اور ہمیں بھی یہی حکم دیا ہے کہ اس کی عبادت میں شراکت اور ملاوٹ نہیں ہونی چاہیے۔

﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝﴾ (البینۃ)

''اور انہیں نہیں حکم دیا گیا سوائے اس کے کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کریں' اپنے دین کو اس کے لیے خالص کر کے بالکل یکسو ہو کر نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی مستحکم دین ہے۔''

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۭ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝﴾ (الزمر)

''اے نبی! یہ کتاب ہم نے آپ کی طرف برحق نازل فرمائی لہٰذا تم اللہ ہی کی بندگی دین کو اُسی کے لیے خالص کرتے ہوئے کرو۔ خبردار! دین خالص اللہ کا حق ہے وہ لوگ جنہوں نے اس کے سوا دوسرے سرپرست بنا رکھے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم اُن کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تک ہماری رسائی کرا دیں یقیناً اللہ اُن کے درمیان اُن تمام باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں' اللہ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور ناشکرا ہو۔''

﴿قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

باقی صفحہ 17 پر

ہمہ اُوست اور وحدت الوجود کا موازنہ

تحریر
جناب پروفیسر عبداللہ شاہین

''ہمہ اُوست'' اور ''وحدت الوجود'' کے فلسفیانہ نظریات ہمارے ہاں بعض صوفیاء[1] میں پائے جاتے ہیں ..... ''ہمہ اُوست'' فارسی ترکیب ہے اور ''وحدت الوجود'' عربی اصطلاح ہے۔ دونوں تراکیب قریباً ہم معنی ہیں مگر بعض حضرات کا اصرار ہے کہ ''ہمہ اوست'' اور چیز ہے اور ''وحدت الوجود'' چیزے دِگر ہے' لہٰذا دونوں کا خلط مبحث نہیں کرنا چاہیے۔ تو آیئے! بمصداق ''صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیے'' غور فرمائیں کہ دونوں میں کیا فرق ہے؟

ہمہ اُوست:

یہ فارسی ترکیب ہے جس کے معانی ہیں: ''سب کچھ وہی ہے'' یعنی ہر چیز اللہ ہی ہے۔ با الفاظ دیگر خدا ہی نے اس کائنات کی شکل اختیار کر لی ہے۔ (نعوذ باللہ) اس کی مثال یوں دی گئی ہے جیسے کہ برف پگھل کر پانی بن گئی اور پانی کو حرارت دی گئی تو وہ بھاپ بن گیا۔ اب پانی ہی برف بھی ہے اور بھاپ بھی۔ ہمہ اوست کے اس نظریہ میں کائنات کے وجود کو حقیقی مانا جاتا ہے کہ یہ واقعی موجود ہے۔ البتہ یہ ''خالق'' کا حصہ اور جز ہے یا خود خالق ہی ہے جس نے کائنات کا روپ دھار لیا ہے۔ (یہ نظریہ بلاشبہ کفر وشرک ہے اور اسلام سے اس کا کوئی رشتہ اور تعلق نہیں۔)

وحدت الوجود:

''وحدت الوجود'' کا معنی ہے وجود صرف ایک ہی ہے۔ وجودیوں کا نعرہ ہے: [لا موجود الا الله] ''اللہ کے سوا کوئی موجود نہیں۔'' وہ [سوی الله والله ما فی الوجود] ''اللہ کی قسم! اللہ کے سوا کچھ موجود نہیں۔'' کے قائل ہیں۔ ''ہمہ اوستی'' کہتے ہیں: یہ کائنات موجود ہے' حقیقی ہے مگر خود خدا ہے (نعوذ باللہ من ذلک) مگر ''وجودی'' کہتے ہیں: سرے سے کائنات موجود ہی نہیں۔ وہ جیتی جاگتی آنکھوں سے زندہ وتحرک کائنات کے انکاری ہیں اور مصر ہیں کہ

ہاں کھائیو! مت فریب ہستی
ہر چند کہیں کہ ''ہے'' نہیں ہے۔
غالبؔ[2]

مسلمان امت میں سب سے پہلے ابن عربی نے ''وحدت الوجود'' کا نظریہ پیش کیا۔ اپنے اس نظریہ کے تصورات موصوف نے فرقہ باطنیہ سے اخذ کیے جبکہ فرقہ باطنیہ نے یہ افکار یونانی فلسفیوں اور فلسفے سے حاصل کیے تھے۔

''وجودیوں'' کے نزدیک یہ کائنات حقیقی ہے ہی نہیں' یہ وہمی ہے' خیالی ہے۔

بقول میر تقی میرؔ:

یہ توہّم کا کارخانہ ہے
یاں وہی ہے جو اعتبار کیا

یعنی یہ کائنات نظر تو آتی ہے مگر مانند ''سراب'' ہے۔ اصلاً موجود نہیں۔

مسلمان امت میں سب سے پہلے ابن عربی نے ''وحدت الوجود'' کا نظریہ پیش کیا۔ اپنے اس نظریہ کے تصورات موصوف نے فرقہ باطنیہ سے اخذ کیے جبکہ فرقہ باطنیہ نے یہ افکار یونانی فلسفیوں اور فلسفے سے حاصل کیے تھے۔

ابن عربی کے فلسفۂ وحدت الوجود کا مرکزی خیال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس مخلوق کا اجمالی وتفصیلی تصور کیا' وہ صرف ذہنی خاکوں اور ہیولوں تک ہی محدود رہی' خارج میں وجود کی بو بھی نہیں پائی' یعنی وہ صرف اللہ کے علم تک محدود رہی' خارج میں کوئی مخلوق وجود میں نہیں آئی۔ اگر خارجی وجود نظر آتا ہے تو وہ چلتے پھرتے سائے یا عکس ہیں' حقیقتاً نہیں۔ پس سوائے ذات باری تعالیٰ کے کوئی اور وجود نہیں۔ یعنی [لا موجود الا الله]۔

ابن عربی کے موقف میں بھی عجب تضاد ہے۔ ایک طرف تو اس کا دعویٰ ہے کہ ''سوائے ذاتِ باری تعالیٰ کے کوئی اور وجود نہیں اور کائنات جو نظر آتی ہے وہ چلتے پھرتے سائے ہیں۔ دوسری طرف وہ اپنی کتاب ''فصوص الحکم'' کے صفحہ نمبر ۹۹ پر لکھتا ہے:

[سبحان من اظهر ناسوته سرا ثم بدا فی خلقه ظاهرا صورة الاكل والشارب]

''پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے چھپے ہوئے ناسوت کو ظاہر کیا۔ پھر وہ اپنی مخلوق میں کھانے اور پینے والوں کی صورت میں صاف ظاہر ہوا۔''

ابن عربی اپنی ہی ایک اور تصنیف ''کتاب الھُو'' میں صفحہ ۳ پر رقمطراز ہے:

---

[1] مستحضر رہے کہ طلوع اسلام کے دو سو سال بعد تک بھی کوئی مسلمان ''صوفی'' کہلاتا نظر نہیں آتا اور حدیث رسول ﷺ میں ''تصوف'' کی بجائے ''احسان'' کا لفظ ملتا ہے جس کی تعریف وتشریح ہے: [ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك] ''تو اللہ کی عبادت ایسے کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھ سکتا تو یقین رکھ کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔'' یعنی ایمانیات کے بعد اعمال کی ادائیگی انتہائی احتسابی کیفیت (دل ودماغ کی حاضری اور حسن وخوبصورتی) کے ساتھ ہو۔ بقول اقبال۔

شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب! میرا سجود بھی حجاب!

اور یہ کہ

تیری نماز بے سرور تیرا ''قیام'' بے حضور
ایسی نماز سے گزر' ایسے قیام سے گزر

[2] غالب کے اس موقف کی نفی اس کے اپنے شعر سے ہی ہوتی ہے۔ یعنی

ہستی ہے نہ کچھ عدم ہے غالبؔ
تو کیا ہے؟ اے نہیں ہے۔

[..... اَنْتَ هُوَ وَهُوَ اَنْتَ]

''(اے انسان!) تم وہی (یعنی اللہ) ہو اور وہ (یعنی اللہ) تو ہی ہے۔''

اس بات سے یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ اگرچہ ''ہمہ اُوست'' اور ''وحدت الوجود'' کی اپنی اپنی تعریف ہے اور تھیوری کے اعتبار سے مختلف ہیں لیکن نتیجتاً ایک ہی ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا مخلوق میں سرایت کر جانا۔ (نعوذ باللہ)

''وحدت الوجود'' کے نظریہ میں یونانی' ہندوستانی اور مغربی فلسفوں کا بڑا ہاتھ ہے۔ یہ افراد ''الہام ربانی'' کی بجائے ''اوہام انسانی'' کے متبع ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی اپنی کتاب ''اقبال اور مسلک تصوف'' میں لکھتے ہیں:

''وحدت الوجود کا نظریہ مختلف ملکوں' مذہبوں اور زبانوں کے افکار میں نظر آتا ہے۔''

اس نظریہ کے سلسلہ میں ابن عربی کا ذکر تو ہو ہی چکا ہے۔ یونانی فلسفہ میں اس کا بانی فلاطینوس تھا۔ جس کے بقول یہ کائنات ''الواحد'' سے صادر ہوئی ہے' جیسے آفتاب سے شعاعیں صادر ہوتی ہیں۔''

ہندی فلسفہ میں اس کا بانی ''شنکراچاریہ'' ہے جو کہتا ہے:

''کائنات کی مثال خواب کی سی ہے۔ جیسے ایک شخص بحالت خواب اپنے کو باغ میں بیٹھے دیکھتا ہے' مگر جب آنکھ کھل جاتی ہے تو باغ کا کہیں وجود نہیں ہوتا۔ لہٰذا یہ کائنات محض فریب نظر ہے ..... اپنشدوں کی تعلیمات کی رو سے جو کچھ نظر آتا ہے یہ سب خدا کی طلسماتی طاقتوں کا کرشمہ ہے جسے اصطلاح میں ''مایا'' کہتے ہیں۔ اس ''مایا'' کا ''ایشور'' سے وہی رابطہ ہے جو آگ اور اس کی سوزش میں پایا جاتا ہے۔ اس طاقت کی بدولت خدا ایک تماشا ہمیں دکھا رہا ہے جس طرح جادوگر یا شعبدہ باز ہتھیلی پر سرسوں جما کر دکھا دیتا ہے' حالانکہ دراصل سرسوں کا کہیں وجود نہیں ہوتا۔ اسی طرح اس بڑے جادوگر نے جسے ''ایشور'' کہتے ہیں ''سنسار کی لیلا'' رچائی ہے' جبکہ دنیا کا خارجی یا حقیقی وجود نہیں ہے۔ ہم نے دھوکے سے اس کو موجود سمجھ لیا ہے۔''

ہمارے ہاں بھی کائنات کے تخیلاتی ہونے کے بارے میں کئی مثالیں دی گئی ہیں۔ جیسے:

''اگر ایک جلتی ہوئی مشعل کو تیزی سے گول گھمائیں تو دیکھنے والوں کو ایک آتشیں دائرہ نظر آئے گا مگر جونہی مشعل کی گردش کو روک دیا جائے تو دائرہ غائب ہو جائے گا۔ اس لیے کہ اصلاً تو وہ موجود ہی نہیں تھا' بلکہ صرف انتہائی تیزی سے گھومتی ہوئی مشعل کی وجہ سے ناظرین کو آگ کا گولہ نظر آ رہا تھا۔ جونہی مشعل کی گردش رکی تو آگ کا دائرہ غائب ہو گیا جو محض ناظرین کا فریب نظر تھا۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کا تصور اور خیال کیا اور مخلوقات کے ہیولے اور خاکے اپنے ذہن میں قائم کیے۔ جیسا کہ ایک بڑھئی جب میز' کرسی یا پلنگ وغیرہ بنانا چاہتا ہے تو پہلے اپنے ذہن میں اس کا خیالی ڈھانچہ قائم کرتا ہے۔ یعنی میز کی لمبائی چوڑائی' دراز' ٹانگیں وغیرہ۔ لیکن ابھی وہ ایک ذہنی نقشہ ہی ہوتا ہے ..... وحدت الوجود کے جناب مناظر احسن گیلانی نے اپنی کتاب ''الدین القیم'' میں ایک مثال سے بیان کیا ہے کہ

''اگر آپ نے تاج محل دیکھا ہے تو یہ تاج محل آپ کے تصور میں قائم ہے۔ مگر جیسے ہی آپ اپنا تصور اور خیال ہٹائیں گے تو یہ ''تاج محل'' بھی غائب اور ختم ہو جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے بھی اس کائنات کا تصور اور خیال کیا ہے اور کائنات اس کے تصور اور خیال میں ہی قائم ہے' خارج میں فی الواقع اس کا کوئی وجود نہیں۔ ہمیں جو کچھ نظر آ رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے تصور اور خیال کا عکس ہے یعنی:

کل ما فی الکون وهم او خیال
او عکوس فی المرایا او ظلال

''جہان میں نظر آنے والی کائنات وہم یا خیال ہے۔ یا آئینے میں نظر آنے والے عکس یا پھر سائے ہیں۔''

قارئین کرام! غیر مسلم فلسفیوں کی مذکورہ بالا تھیوریز اور مسلمان صوفیوں کی ''وجودی تعلیمات'' سے آپ نے بخوبی اندازہ لگا لیا ہوگا کہ ان کے اکثر و بیشتر خیالات اور مثالیں غیر مسلم فلسفیوں سے کس قدر ہم آہنگ ہیں' حالانکہ دیگر مذاہب و نظریات سے اخذ و استفادہ کی اسلام میں اگر کچھ بھی گنجائش ہوتی تو اللہ تعالیٰ سابق آسمانی مذاہب اور کتابوں' زبور' تورات اور انجیل وغیرہ کو اپنی آخری اور کامل کتاب ''قرآن مجید'' کے ساتھ ساتھ باقی رکھتا۔ جبکہ امر واقعہ یہ ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ کے دست راست اور جید صحابی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک دن آپ ﷺ کے پاس تورات کا ایک نسخہ لے کر آئے اور اسے پڑھنا شروع کر دیا تو آپ ﷺ کا چہرہ متغیر ہوتا گیا..... جناب عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ کی طرف دیکھا' پس کہا: [اعوذ بالله من غضب الله وغضب رسوله] ''میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں' اللہ اور اس کے رسول کے غضب سے۔'' (دارمی)

نیز ''وحدت الوجود'' کے فلسفہ کی جو مختلف تعبیریں کی گئی ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے جو بڑھئی اور اس کی مصنوعات' تاج محل اور اس کا ناظر و متصور' آفتاب اور آئینہ' سورج اور شعاعیں وغیرہ کی مثالیں دی ہیں وہ حی وقیوم ہستی ایسی تمثیلوں سے ماورا اور پاک ہے۔ جیسا کہ اس کا ارشاد ہے: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ ''اس جیسی کوئی شے ہے ہی نہیں۔ ﴿فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ﴾ ''پس اللہ کے لیے (مخلوقات میں سے) مثالیں نہ دیا کرو۔''

چنانچہ امام سیوطیؒ نے ''الکنز المدفون'' میں لکھا ہے کہ کسی شخص نے مشہور دانائے روزگار ''بقراط'' سے پوچھا: [صف لنا ربك؟] ''ہمیں اپنے رب کی کیفیت بتائیے!'' بقراط نے جواب دیا: [ان كان تحت عقلك او مثل عقلك وصفته لك وان كان فوق عقلك فكيف اصفه لك] ''اگر اللہ تیری عقل سے چھوٹا ہوتا (یعنی عقل میں آنے والا ہوتا) یا تیری عقل کے برابر ہوتا تو میں تجھے اس کی کیفیت بتاتا۔ جب وہ تیری عقل سے بالاتر ہے تو میں تجھے کیا بتاؤں؟''

مگر ان ''وجودیوں'' نے تو محض عقل کے گھوڑے دوڑائے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ مخلوق کی مثالوں سے وراء الوراء ثم وراء الوراء ہے۔ پیش نظر رہے کہ فرمان رسول ﷺ ہے:

[تفكروا فی الخلق ولا تفكروا فی الخالق]

''مخلوقات پر غور کرو اور خالق کائنات کی ہستی پر مت غور کرو۔''

تواضع وانکساری

محرر
جناب مولانا عبدالمالک مجاہد

مسلمان حسن اخلاق کا مرقع ہوتا ہے۔ اعلیٰ اخلاق کا حامل مسلمان متواضع ہوتا ہے۔ اس میں بڑائی یا تکبر نہیں ہوتا۔ وہ اپنے آپ کو برتر یا بڑا نہیں سمجھتا۔ وہ لوگ جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں' دوسروں کو حقیر یا اپنے سے چھوٹا سمجھتے ہیں' اسلام کی نگاہ میں وہ نہایت قابل مذمت ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے ساتھیوں کی اس طرح تربیت کی' ان کا تزکیہ نفس کیا کہ وہ اپنے آپ کو بالکل متواضع سمجھنے لگے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی امت کو کچھ رہنما اصول بتائے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خیرات مال کو کم نہیں کرتی۔ اگر کوئی شخص کسی کو معاف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے عزت عطا فرماتا ہے اور جو اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے' اللہ اسے بلندی عطا کرتا ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اموی خلیفہ تھے' انہیں پانچواں خلیفہ راشد بھی کہا جاتا ہے۔ اپنے دور خلافت میں ایک دن اپنی کنیز سے کہنے لگے: میں سونا چاہتا ہوں' تم مجھے پنکھے سے ہوا دو۔ لونڈی ہوا دینے لگ گئی اور عمر بن عبدالعزیزؒ سو گئے۔ تھوڑی دیر گزری تو اس کنیز پر بھی نیند کا غلبہ ہوا اور وہ بیٹھی بیٹھی سو گئی۔ کچھ وقفہ کے بعد سیدنا عمر بن عبدالعزیزؒ جاگے تو دیکھا کہ کنیز سو رہی ہے۔ اب دیکھیے تواضع اس چیز کا نام ہے کہ وسیع وعریض اسلامی حکومت کے سربراہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے پنکھا ہاتھ میں لیا اور کنیز کو ہوا دینے لگے۔ جب وہ جاگی تو اس نے دیکھا کہ امیر المؤمنین اسے پنکھے سے ہوا دے رہے ہیں تو گھبرا اٹھی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا: گھبرانے کی کوئی بات نہیں' تم بھی انسان ہو' تمہیں بھی گرمی لگتی ہے۔ تم بھی گرمی سے متاثر ہوتی ہو۔ مجھے جب گرمی لگی تو تم نے مجھے ہوا دی' اب اگر میں نے تمہیں ہوا دے دی ہے تو اس میں انوکھی بات کیا ہے؟

قارئین کرام! یہ تھا مسلمانوں کا اخلاق' اگر انہوں نے دنیا پر حکومت کی تو اس میں تعجب کی کون سی بات ہے؟ اسلام نے طبقاتی فرق ختم کر دیا' امیر غریب' فقیر غنی' گورا کالا سب کے سب ایک ہی صف میں کھڑے ہیں اور اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو رہے ہیں۔ قرآن کریم ہماری رہنمائی فرما رہا ہے: ''زمین پر اکڑ کر فخر کے ساتھ مت چلو' کیونکہ نہ تو تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ ہی بلندی میں پہاڑوں تک پہنچ سکتے ہو۔'' متکبرانہ چال اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے' جو شخص اکڑ اکڑ کر' گال پھلا کر اور اپنے تہبند کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلتا ہے' اللہ رب العزت ایسے شخص کو آخرت سے پہلے دنیا ہی میں سزا دے دیتا ہے۔ انسان اگر زمین پر چل رہا ہے تو اس کی چال میں انکساری' تواضع اور وقار ہونا چاہیے۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: ''اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرو۔''

''زمین پر اکڑ کر فخر کے ساتھ مت چلو' کیونکہ نہ تو تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو' اور نہ ہی بلندی میں پہاڑوں تک پہنچ سکتے ہو۔'' متکبرانہ چال اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ کائنات کی سب سے اعلیٰ اور ارفع شخصیت ہیں' مگر آپ کے مزاج میں بے پناہ تواضع تھی۔ آپ زمین پر آہستہ آہستہ بڑے وقار کے ساتھ چلتے تھے۔ آپ کی تواضع کا یہ عالم تھا کہ مدینہ کی ایک نیم پاگل خاتون جب چاہتی آپ کو گلی میں کھڑا کر لیتی' اپنے مسائل بیان کرتی' آپ انہیں حل فرما دیتے۔

ہمارے قارئین نے یقیناً حاتم طائی کا نام سن رکھا ہوگا۔ یہ اصل میں یمن کے شہزادے تھے' وہاں سے ہجرت کر کے حائل کے علاقے میں اپنی حکومت قائم کرتے ہیں۔ یہ علاقہ آج کل سعودی عرب کے شمالی حصے میں واقع ہے۔ حاتم طائی تو اللہ کے رسول کی بعثت سے پہلے ہی وفات پا گیا' البتہ اس کا بیٹا عدی اسلام کے شدید دشمنوں میں سے تھا۔ مذہباً عیسائی تھا۔ مسلمانوں کے خلاف منصوبہ بندی کر رہا تھا۔ اس کی بہن سفانہ دیگر لوگوں کے ساتھ گرفتار ہو کر مدینہ لائی گئی' یہاں وہ اللہ کے رسول کے اخلاق سے بے حد متاثر ہوئی۔ اسلام قبول کر لیا اور اپنے بھائی کو ملامت کرنے کے بعد مدینہ بھیجا۔ عدی نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ یہ ایک بڑے باپ کا بیٹا تھا۔ یوں بھی قبیلے کا سردار تھا۔ اس کے دل میں اسلام کے بارے میں خاصی بدگمانیاں تھیں۔ کتنے ہی سوالات تھے جو وہ اللہ کے رسول سے کرنا چاہتا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ مسلمانوں کے نبی اکرم نے نجانے کتنے بڑے محلات بنائے ہوں گے۔ ڈھیروں سونے اور چاندی کے مالک ہوں گے۔ مسجد نبوی میں آیا' اللہ کے رسول ﷺ سے ملاقات کی۔ مسجد نبوی نہ تو بہت بڑی تھی نہ ہی پختہ اینٹوں کی بنی ہوئی تھی' نہ ہی شاہانہ فرش تھے۔ عدی کے دل میں آیا کہ مسجد تو بڑی متواضع ہے نجانے اس نبی نے اپنا گھر کتنا بڑا بنایا ہوگا' اس میں کتنا مال ومنال اکٹھا کر رکھا ہوگا؟! اللہ کے رسول ﷺ نے باتیں کرتے کرتے عدی سے فرمایا: عدی! چلو باقی باتیں گھر چل کے کرتے ہیں۔ عدی کہتے ہیں: میں بھی یہی چاہتا تھا کہ ان کا گھر دیکھوں۔ جب گھر میں داخل ہوئے تو وہاں بھی سادگی کی انتہاء تھی۔ گھر میں فرش کچی مٹی کا تھا۔ بیٹھنے کے لیے کوئی نشست گاہ نہ تھی۔ عدی سوچ بچار میں پڑ گئے کہ آخر ہم دونوں کہاں بیٹھیں گے؟! اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی چادر مبارک کندھے سے اتاری اور اسے زمین پر بچھا دیا۔ عدی کہتے ہیں: میرے دل میں خیال آیا کہ اب یہ نبی خود تو چادر پر بیٹھیں گے اور مجھے کچی زمین پر بٹھا دیں گے۔ ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے میرا بازو پکڑ کر یہ کہتے ہوئے مجھے اپنی چادر پر بٹھا دیا: عدی! تم بڑے باپ کے بیٹے ہو' اس چادر پر بیٹھو۔ عدی کہتے ہیں: میں نے اشارے سے پوچھا: آپ کہاں بیٹھیں گے؟ تو آپ ﷺ نے کچے فرش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: عدی! میرا کیا ہے؟ میں تو اس کچے فرش پر ہی بیٹھ جاؤں گا۔ عدی کہتے ہیں: میرے دل میں کئی ایک سوالات تھے جو آپ کا اخلاق دیکھ کر ختم ہو گئے۔ عدی نے آپ کی تواضع دیکھی تو فقد دل ہار

بیٹھا۔کلمہ شہادت کی گواہی دی اور آپ کا جانثار بن گیا۔آپ نے پوچھا: عدی! وہ تمہارے پاس کچھ سوالات تھے۔ عدی نے کہا: کبھی تھے' مگر اب نہیں ہیں۔قارئین کرام! یہ اللہ کے رسول کی تواضع کی ایک مثال تھی۔

عمرو بن شیبہ کہتے ہیں: ہم مکہ مکرمہ میں تھے۔ہم نے دیکھا کہ ایک شخص صفا اور مروہ کے درمیان اپنے خچر پر سوار ہے' اس کے اردگرد نوکر اور خدام ہیں جو لوگوں کو اس سے پرے ہٹا رہے ہیں۔وہ بڑے تکبر اور فخر کے ساتھ خچر پر بیٹھا صفا و مروہ کے مابین چکر لگا رہا ہے۔اللہ کے گھر میں اس طرح خدام کے حصار میں صفا مروہ کے چکر لگانا ہمیں کچھ اچھا نہ لگا۔کچھ عرصہ گزرا' مجھے بغداد جانے کا اتفاق ہوا۔میں نے ایک آدمی کو دجلہ کے پل پر صفائی کرتے اور لوگوں کا سامان اٹھاتے ہوئے دیکھا۔میں اسے بار بار دیکھ رہا تھا۔اس نے مجھ سے پوچھا: تم اس طرح میری طرف بار بار کیوں دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: کچھ عرصہ پہلے میں نے مکہ مکرمہ میں تم سے ملتا جلتا شخص دیکھا تھا۔ کہنے لگا: ہاں! میں وہی ہوں۔مجھے بڑا تعجب ہوا کہ وہ تو بڑے کروفر سے اپنے نوکروں کے جلو میں صفا مروہ کے چکر لگا رہا تھا۔ کہنے لگا: میں نے وہاں تکبر اور فخر کا اظہار کیا جہاں لوگ تواضع اختیار کرتے ہیں۔آج اللہ نے مجھ سے اپنی نعمت چھین کر بھکاری بنا دیا ہے۔

سیدنا عمر بن عبدالعزیزؒ ان حکمرانوں میں سے تھے جو بے پناہ مال و دولت کے مالک تھے' مگر انہوں نے اس دولت کو مالک حقیقی کی امانت سمجھا۔ایک درجن سے زائد ممالک ان کی قلم رو میں تھے' مگر اس کے باوجود ان کی تواضع کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ رات کے وقت لکھ رہے تھے کہ ان کے پاس ایک مہمان آ گیا۔چراغ بجھ رہا تھا۔مہمان اٹھا اور چراغ کو درست کرنے کے لیے جانے لگا۔عمر بن عبدالعزیزؒ نے کہا: مہمان سے خدمت لینا کرم و شرف کے خلاف ہے۔مہمان کہنے لگا: میں کسی نوکر کو اٹھا دیتا ہوں۔ حضرت عمرؒ کہنے لگے: وہ ابھی ابھی سویا ہے' اسے اٹھانا مناسب نہیں۔چنانچہ وہ خود اٹھتے ہیں اور تیل کی بوتل سے چراغ بھر کر روشن کر دیتے ہیں۔مہمان نے تعجب سے کہا: آپ نے خود ہی یہ کام کر دیا۔فرمانے لگے: میں چراغ میں تیل ڈالنے سے پہلے بھی عمر ہی تھا اور اب بھی عمر ہی ہوں۔ مجھ میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔یاد رکھیے کہ انسانوں میں اچھا وہ ہے جو متواضع ہے۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کی بات ہے کہ کسریٰ کا ایلچی مدینہ آتا ہے۔اس نے پوچھا: قصر الامارہ اور تمہارا بادشاہ کدھر ہے۔لوگوں نے بتایا: ہمارے ہاں بادشاہ نہیں امیر المؤمنین ہوتے ہیں اور وہ اس وقت شہر سے باہر گئے ہوئے ہیں۔وہ ان کی تلاش میں گیا تو دیکھا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک بڑے درخت کے نیچے آرام کر رہے ہیں۔نیچے ریت ہے۔ان کو پسینہ آیا ہوا ہے۔نہ کوئی سکیورٹی نہ پولیس والا' نہ تکیہ نہ بچھونا' کچھ بھی تو نہیں۔اس نے یہ منظر دیکھتے ہی بے ساختہ کہا: [حَكَمْتَ، فَعَدَلْتَ، فَاَمِنْتَ، فَنِمْتَ يَا عُمَرُ] ''آپ نے حکومت کی اے عمر! لوگوں کے ساتھ انصاف کیا' اس لیے امن اور چین سے سو رہے ہیں۔'' اس نے اپنے حکمرانوں کا تصور کیا جو سکیورٹی کے بغیر باہر نہیں نکلتے۔مؤرخین نے لکھا ہے کہ وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی تواضع سے اس قدر متاثر ہوا کہ اسلام قبول کر لیا۔

ہمارے اس معاشرے میں بعض لوگ جو اونچا اور بلند مقام حاصل کر لیتے ہیں اپنے ماضی کو بھول جاتے ہیں۔وہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے آباء واجداد تو بہت زیادہ مالدار یا پڑھے لکھے تھے۔وہ فلاں فلاں منصب پر فائز رہے۔کائنات کی سب سے اعلیٰ اور ارفع شخصیت کے پاس ایک شخص ملنے کے لیے آتا ہے۔آپ کا جلال اور جمال دیکھا تو کانپنے لگا۔آپ نے اسے تسلی دیتے ہوئے فرمایا: ساتھی! ڈرنے اور خوف کرنے کی کوئی بات نہیں' میں تو اس ماں کا بیٹا ہوں جو خشک گوشت کھایا کرتی تھی۔

ہمارے نزدیک کسی بھی انسان کی عظمت یہ ہے کہ وہ اپنی کم مائیگی کا برملا اعتراف کرے' تواضع اختیار کرتے ہوئے کہہ دے: بھئی! میں فلاں قبیلے سے تعلق رکھتا ہوں یا ہماری مالی حالت کبھی یہ تھی' اب اللہ نے ہمارے اوپر انعام کیا ہے اور اپنے فضل و کرم سے ہمیں یہ منصب دیا ہے یا اس مقام تک پہنچایا ہے۔

ہمارے سامنے اگر کوئی قدوہ اور قابل اتباع شخصیت ہے تو وہ اللہ کے رسول ﷺ کی ہے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو بھی نبی مبعوث کیا گیا اس نے بکریاں چرائی ہیں۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ نے بھی بکریاں چرائی ہیں؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: ''ہاں! میں نے بھی چند قیراط کے عوض اہل مکہ کی بکریاں چرائی تھیں۔''

اللہ کے رسول بلاشبہ ہر چیز میں ہمارے لیے نمونہ ہیں۔سیدہ عائشہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما ہمیں اللہ کے رسول کی تواضع' آپ کی گھریلو زندگی کے بارے میں مطلع فرماتے ہیں کہ آپ نہایت سادہ تھے۔گھر کے کام خود ہی سرانجام دے لیتے' گھر میں جھاڑو تک دے لیتے' بکری کا دودھ دوہتے' جوتا گانٹھ لیتے' کپڑا پیوند کر لیتے' نوکر کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرما لیتے' آٹا پیس دیتے' بازار سے چیزیں لا دیتے اور ان کاموں میں کبھی عار محسوس نہ کرتے۔غنی' فقیر' بڑے' چھوٹے سب سے مصافحہ کرتے' نمازیوں میں سے جو سامنے آ جاتا' خواہ چھوٹا ہوتا یا بڑا' کالا ہوتا یا گورا' آزاد ہوتا یا غلام' ہر ایک کو سلام کرنے میں پہل کرتے۔

ہارون رشید عباسی خلیفہ بہت بڑی سلطنت پر حکومت کرنے والے حکمران تھے۔ان کی تواضع کا بڑا خوبصورت واقعہ تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہے۔انہوں نے ایک مرتبہ ایک نابینا محدث ابو معاویہ الضریر کو اپنے گھر پر بلایا۔ان سے اللہ کے رسول ﷺ کی احادیث سماعت کیں۔تھوڑی دیر بعد کھانا آ گیا۔ابو معاویہ سمیت سبھی نے امیر المؤمنین کے دسترخوان پر کھانا کھایا۔ابو معاویہ ہاتھ دھونے کے لیے اٹھے تو ہارون رشید بھی ان کے پیچھے گئے۔خادم ابو معاویہ کے ہاتھ دھلانے کے لیے پانی ڈالنے لگا تو ہارون رشید نے لوٹا اس کے ہاتھ سے پکڑ لیا اور خود ابو معاویہ کے ہاتھوں پر پانی ڈالنے لگے۔ابو معاویہ چونکہ نابینا تھے' اس لیے انہیں معلوم نہ تھا کہ ان پر پانی کون انڈیل رہا ہے۔ہارون رشید نے آواز دی: ابو معاویہ! جانتے ہیں آپ کے ہاتھوں پر پانی کون انڈیل رہا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔

ہارون رشید کہنے لگے: امیر المؤمنین آپ کے ہاتھوں پر پانی انڈیل رہے ہیں۔ ابو معاویہ نے ہارون رشید کو ڈھیروں دعائیں دے ڈالیں۔ ہارون کہنے لگے: [إِنَّمَا اَرَدْتُّ تَعْظِيمَ الْعِلْمِ] ''میں نے تو محض علم کی تعظیم بڑھانے کے لیے یہ کام کیا ہے۔''

کشمیری مسلمانوں کی حالت زار

تحریر جناب میاں عتیق الرحمن (ریسرچ سکالر)

کشمیر برصغیر پاک و ہند کا شمال مغربی علاقہ ہے۔ جو تاریخی اعتبار سے ہمالیہ اور پیر پنجال کے پہاڑی سلسلوں کے درمیان واقع تھا، مگر جب وادیٔ کشمیر اپنی حدوں سے باہر آنے لگی تو اس نے کشمیر بن کر جموں، لداخ، موجودہ گلگت بلتستان، آزاد کشمیر اور اسکائی چن تک کے علاقوں کا احاطہ کر لیا۔ اس طرح کشمیر 15 ہزار 9 سو 48 مربع کلومیٹر سے بڑھ کر 2 لاکھ 24 ہزار 7 سو 88 مربع کلومیٹر تک پھیل گیا۔ گردش ہنگام نے اس خطہ کو پاکستان اور بھارت میں اور پھر کشمیر کو پاکستان، بھارت اور چین میں تقسیم کر دیا۔ اس طرح فی الوقت کشمیر کے 1 لاکھ 1 ہزار 3 سو 87 مربع کلومیٹر یعنی 45 فیصد علاقے پر بھارتی فوج قابض ہوگئی اور 85 ہزار 8 سو 46 مربع کلومیٹر یعنی 38 فیصد رقبہ پاکستان اور 37 ہزار 5 سو 55 مربع کلومیٹر یعنی 17 فیصد ایریا چین کے زیر اثر رہ گیا۔

کشمیر میں چوتھی عیسوی سے 14 ویں صدی عیسوی کے آغاز تک تقریباً ساڑھے نو سو سال تک ہندوؤں اور بدھسٹوں کی حکومت رہی۔ پھر 1339ء میں ایک ہندو حکمران راجا رنچن مسلمان ہوگیا اور یہ علاقہ مسلمانوں کے زیر اثر آ گیا جس کے بعد کشمیر کا علاقہ چار سو سال یعنی 1820ء تک مغلوں اور افغانستان کے مسلم حکمرانوں کی ماتحتی میں رہا۔ مغلوں اور افغانوں کے کمزور ہوتے ہی کشمیریوں نے خود کو سکھوں کے زیر اثر کر لیا۔ سکھ راج کا دارالحکومت لاہور تھا، یوں کشمیر کا لاہور سے رشتہ قائم ہوا۔ 1845ء میں سکھوں اور انگریزوں کی جنگ ہوئی، جس کے نتیجے میں گلاب سنگھ ڈوگرہ نے سکھوں اور انگریزوں میں دلالی کرا کے کشمیر کو دو معاہدوں کے تحت دو مختلف حصوں میں تقسیم کروایا اور دونوں حصوں میں سے ایک حصہ انگریز سرکار کو 1 کروڑ معاوضے کے عوض بکوا دیا اور دوسرے حصے کو خود 75 لاکھ روپے کے عوض حاصل کر لیا۔ اس طرح کشمیر سکھوں سے انگریزوں اور سکھوں کی نوع ڈوگرہ میں تقسیم ہوگیا۔ پاکستان اور ہندوستان کی آزادی کے بعد ڈوگرہ نے وہاں کے 89 فیصد سے زائد مسلم عوام کی رائے کے خلاف انڈیا کے ساتھ ساز باز کر کے معاہدہ کیا اور کشمیر کو انڈیا کے سپرد کر دیا۔ جس کے بعد کشمیری لوگوں نے اس ظلم و جبر کے معاہدے کے خلاف آواز اٹھائی جو تحریک آزادی میں بدل گئی اور وہ تحریک آزادی 7 دہائیوں سے جاری و ساری ہے۔

برصغیر میں 15 ہجری سے بھی پہلے مسلمانوں کے نقوش جلوہ گر ہو چکے تھے۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت اور اس کے بعد مختلف اوقات میں برصغیر کی سرزمین پر 25 صحابہ کرام، 42 تابعین نے قدم رکھا اور پھر ان کے بعد 18 تبع تابعین بھی یہاں تشریف لائے۔ مگر تاریخی روایات کے مطابق خاص کشمیر کے علاقے میں تبلیغ اسلام کے لئے وفد کی آمد 1339ء میں ہوئی۔ کچھ مسلمان مبلغین یہاں آ کر تبلیغ کرنے لگے جن سے متاثر ہو کر لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہونے لگے اور 14 ویں صدی کے درمیان تک یہ آواز وہاں کے حکمران طبقے تک بھی پہنچ گئی جس نے وہاں بھی اپنا اثر دکھایا اور راجا رنچن مسلمان ہوگیا جو بعد میں سلطان صدر الدین کے نام سے مشہور ہوا اور کشمیر کا پہلا مسلم حکمران بنا۔

اس کے مسلمان ہونے کے بعد اسلام اس قدر تیزی سے پھیلا کہ 1901ء میں برطانیہ نے کشمیر میں مردم شماریوں کروائی تو معلوم ہوا کہ وادی کشمیر میں مسلمانوں کی تعداد 95.6 فیصد ہے اور ہندو آبادی صرف جموں کے علاقے تک محدود ہے اور وہاں بھی ان کی تعداد 66 فیصد سے زائد نہیں حالانکہ وہ ہزار سال کے لگ بھگ حکومت میں رہے۔ ساری کشمیری آبادی میں 74.16 فیصد مسلمان، 23.72 فیصد ہندو اور باقی بدھ مت اور سکھ آباد تھے۔ مردم شماری کے مطابق جموں و کشمیر کی کل آبادی 29 لاکھ 5 ہزار 5 سو 29 افراد پر مشتمل تھی جن میں سے 21 لاکھ 54 ہزار 6 سو 45 مسلمان، 6 لاکھ 89 ہزار 73 ہندو، 25 ہزار 8 سو 28 سکھ اور 35 ہزار 47 افراد بدھ مت مذہب کے پیروکار تھے۔ 40 سال بعد 1941ء میں برطانیہ نے کشمیر میں دوبارہ مردم شماری کروائی تو پھر مذہبی اعتبار سے آبادی کا تناسب پہلے سے مختلف نہ تھا۔ بی بی سی نے 2003ء میں کشمیر کے تمام علاقوں کی آبادی پر رپورٹ شائع کی جس کے مطابق وادی کشمیر میں 95 فیصد، جموں میں 22 فیصد لداخ میں 71 فیصد، آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان میں 99.9 فیصد آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ سارے کشمیری خطے کی مجموعی آبادی میں 89 فیصد سے زائد آبادی مسلمان، 9 فیصد ہندو، 0.01 فیصد بدھ مت اور 0.01 فیصد دیگر آباد ہیں۔ پچھلے سو سالوں میں جموں کے علاوہ سارے کشمیری خطے میں مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے مگر اس کے باوجود پورے کشمیری خطے کی 89 فیصد سے زائد آبادی پر صرف 9 فیصد ہندوؤں کو مسلط رکھنے کیلئے 8 لاکھ انڈین آرمی کو کشمیر کے علاقے میں چھوڑا گیا ہے جو کشمیری مسلمانوں پر ظلم و جبر کی انتہائی بھیانک داستانیں رقم کر رہی ہے۔

پورے کشمیری خطے کی 89 فیصد سے زائد آبادی پر صرف 9 فیصد ہندوؤں کو مسلط رکھنے کیلئے 8 لاکھ انڈین آرمی کو کشمیر کے علاقے میں چھوڑا گیا ہے جو کشمیری مسلمانوں پر ظلم و جبر کی انتہائی بھیانک داستانیں رقم کر رہی ہے۔

انسانی حقوق کی تنظیم ہیومین رائٹس واچ موومنٹ کی تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق بھارتی فوج نے 1990ء سے لیکر 2014ء تک صرف 24 سالوں میں ایک لاکھ 6 ہزار کشمیری حریت پسندوں کو شہید کیا۔ شہید کیے گئے افراد میں زیادہ تعداد 11 سال سے 60 سال تک کی عمر کے لوگوں کی ہے۔ 9 ہزار 9 سو 88 کشمیری خواتین کی عصمتوں کو پامال کیا گیا اور 710 خواتین کو اس گھناؤنے جرم کے بعد قتل بھی کر دیا گیا۔ 1 لاکھ 10 ہزار کشمیری شہریوں کو مختلف جیلوں میں ڈالا گیا اور دس ہزار سے زائد

شہریوں کو لاپتہ کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ 5 ہزار 9 سو کے لگ بھگ گمنام اجتماعی قبریں بھی دریافت ہوچکی ہیں جہاں ایک ایک قبر میں کئی کئی شہید کشمیریوں کو دفن کیا گیا ہے۔گذشتہ 67 سالوں میں کشمیریوں کی تیسری نسل ظلم سہتے سہتے جوان ہوگئی ہے۔ حالیہ کشمیریوں پر ظلم کی لہر برہان وانی کی شہادت کے بعد سے 50 سے زائد کشمیریوں کو شہید اور 5 3 سو سے زائد کو اپاہج یا زخمی بنا چکی ہے۔

اب کشمیر کی سر زمین لہو لہو، مساجد دھواں دھواں، آنکھیں اشکبار، مائیں نوحہ خواں، لاشیں کٹی پھٹی اور اجسام چھلنی ،نگاہیں فریاد کناں ہیں اور آنسو بہاتی آبشاریں، فلک بوس دشت وجبل، ماتم کناں ہوائیں، چہار سو آہ و فغاں، سوگوار فضائیں، مقتل گاہ انساں، جاہ دولخت، بہنوں کی انتظار کرتی نگاہیں، بیٹیوں کو یتیم کرتے لمحوں کی کثرت، بھائیوں کے تڑپتے ہوئے لاشے، سبز وادیوں سے ٹپکتی سرخی چیخ رہی ہے کہ کیا کوئی حجاج بن یوسف ہے کہ جسے لاچارگی اور مظلومیت میں ایک عورت نے بیچ سمندر آواز دی تھی اور وہ آواز مختلف واسطوں سے اس تک پہنچی تھی۔جسے سننے کے بعد اس نے اپنے قابل ترین جرنیل محمد بن قاسم کو 20 ہزار کا لشکر دیکر روانہ کر دیا تھا، یا کوئی معتصم ہے جسے عمورید موجودہ انقرہ سے ایک غلام مسلمان کو پکڑ کر لے جانے کی خبر سے زنانے دار تھپڑ رسید کیے جانے پر آواز دی تھی اور اس آواز دینے پر عیسائی نے اس غلام لونڈی کو طعنہ بھی دیا تھا اور مزید تھپڑوں کا نشانہ بھی بنایا تھا کہ تیری وجہ سے کیا معتصم چتکبرے گھوڑوں پر سوار ہو کر آئے گا۔ جب معتصم تک یہ بات پہنچی تو وہ 2 1 ہزار چتکبرے گھوڑوں کے لشکر کو ساتھ لیکر خود اس بیٹی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے روانہ ہو پڑا تھا۔

ظلم وستم کے بیچ جانبداری ظالم کی طرفداری کے مترادف ہے اور خاموشی جابر وظالم کے ہی ہاتھ مضبوط کرتی ہے۔ جہاں بھی مرد وخواتین، نسل، مذہب یا سیاسی آرزوؤں کی پاداش میں ستائے جائیں وہ کائنات کا مرکز ہونا چاہیے۔ 1948ء میں کشمیریوں نے آزادی کیلئے تحریک چلائی تو انڈین حکومت خود درخواست لیکر اقوام متحدہ پہنچی۔ جس پر اقوام متحدہ میں قراردادیں منظور ہوئیں، جن میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ بھارت اور پاکستان دونوں ممالک ملکر ایک ایسا فریم ورک ترتیب دیں گے کہ جس کے تحت کشمیریوں کو حق خود ارادیت حاصل ہو اور وہ استصواب رائے سے اپنی تقدیر کا فیصلہ کرنے میں آزاد ہوں مگر انڈیا جانتا تھا کہ کشمیریوں کو استصواب رائے کا موقعہ دیا گیا تو کشمیر کی 89 فیصد آبادی یعنی 1 کروڑ کے لگ بھگ مسلمان پاکستان کے ساتھ الحاق کرکے انڈیا سے آزادی کو ترجیح دیں گے۔کشمیریوں کی تحریک آزادی اور انڈین فوج کی طرف سے کشمیریوں پر ظلم وستم کے حوالے سے ظالم انڈین فوج کو ساحر کی زبان میں پیغام یہ ہے کہ تم جتنا چاہو ظلم کرو، ظلم پھر ظلم ہے، بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے۔ خون پھر خون ہے، ٹپکے گا تو جم جائے گا۔۔خاک صحرا پہ جمے یا کف قاتل پہ جمے۔۔فرقِ انصاف پہ یا پائے سلاسل پہ جمے۔۔تیغ بیداد پہ، یا لاشۂ بسمل پہ جمے۔۔خون پھر خون ہے، ٹپکے گا تو جم جائے گا۔۔لاکھ بیٹھے کوئی چھپ چھپ کے کمیں گاہوں میں۔۔خون خود دیتا ہے جلادوں کے مسکن کا سراغ۔۔سازشیں لاکھ اوڑھاتی رہیں ظلمت کا نقاب۔۔لے کے ہر بوند نکلتی ہے ہتھیلی پہ چراغ۔۔ظلم کی قسمتِ ناکارہ و رسوا سے کہو۔۔جبر کی حکمتِ پرکار کے ایما سے کہو۔۔محملِ مکتبسِ اقوام کی لگی سے کہو۔۔خون دیوانہ ہے، دامن پہ لپک سکتا ہے۔۔شعلۂ تند ہے، خرمن پہ لپک سکتا ہے۔۔تم نے جس خون کو مقتل میں دبانا چاہا۔۔آج وہ کوچہ و بازار میں آنکلا ہے۔۔کہیں شعلہ، کہیں نعرہ، کہیں پتھر بن کر۔۔خون چلتا ہے تو رکتا نہیں سنگینوں سے۔۔سر اٹھاتا ہے تو دبتا نہیں آئینوں سے۔۔ظلم کی بات ہی کیا، ظلم کی اوقات ہی کیا۔۔ظلم بس ظلم ہے آغاز سے انجام تلک۔۔خون پھر خون ہے، سو شکل بدل سکتا ہے۔۔ایسی شکلیں کہ مٹاؤ تو مٹائے نہ بنے۔۔ایسے شعلے کہ بجھاؤ تو بجھائے نہ بنے۔۔ایسے نعرے کہ دباؤ تو دبائے نہ بنے۔۔

اللہ تعالیٰ کشمیریوں کو انڈین فوج ظلم وستم سے جلد نجات نصیب فرمائے۔آمین!

بینہ عبادت صرف ایک اللہ کی

قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِیْنِیْ ۝ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ۝ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَ مِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ یُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ۝

''اے نبی! ان سے کہو مجھے حکم دیا گیا ہے کہ دین کو اللہ کے لیے خالص کر کے اُسی کی بندگی کروں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے میں تابعداری کروں' انہیں فرمائیں کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر لگتا ہے۔ فرما دیں کہ میں تو اپنی اطاعت کو اللہ کے لیے خالص کر کے اس کی بندگی کروں گا تم اس کے سوا جس جس کی بندگی کرنا چاہتے ہو کرتے رہو۔ فرما دیں کہ اصل نقصان پانے والے وہ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو نقصان میں ڈال دیا اچھی طرح سُن لو کہ یہی بڑا نقصان ہے' اُن کے اُوپر اور نیچے آگ ہوگی' اللہ اپنے بندوں کو اس انجام سے ڈراتا ہے۔ اے میرے بندو! مجھ سے ڈرتے رہو۔'' (الزمر)

اے رسول! آپ لوگوں پر واضح فرما دیں کہ میرے اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کی عبادت بلاشرکتِ غیرے اس طرح کروں جس طرح اس نے مجھے اپنی عبادت کرنے کا حکم دیا ہے۔ حالات جیسے بھی ہوں مجھے حکم ہے کہ میں سب سے پہلے اپنے رب کا فرمانبردار بنوں اور اس کی توحید کا پرچار کرتا رہوں۔ اس کے ساتھ مجھے یہ بھی حکم ہوا ہے کہ میں برملا اعلان کروں کہ میں اپنے رب کی نافرمانی کرتے ہوئے قیامت کے دن سے ڈرتا ہوں یعنی اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں بھی اس کے عذاب سے نہیں بچ سکتا۔ اس لیے مجھے بار بار تاکید کی گئی ہے کہ میں کھلے الفاظ میں کہوں کہ میں صرف ایک ''اللہ'' کی عبادت کرتا ہوں۔ ٹھیک اس طریقہ پر جس کا مجھے حکم دیا گیا ہے اس میں بال برابر بھی میری مرضی شامل نہیں۔ (جاری ہے)

ترکی میں استعمار کی ہزیمت

جناب میاں عبداللہ

عرب بہار کے پس پردہ لیبیا کی تباہی' شام میں بدترین خانہ جنگی اور مصر میں مرسی کی جمہوری حکومت کی جگہ پر جنرل سیسی کی آمریت کے بعد استعمار' طیب اردوان کے ترقی کی شاہراہ پر گامزن ترکی کو سبق سکھانا چاہتا تھا۔

کھیل کا انداز وہی پرانا جو مسلم دنیا میں رچایا جاتا ہے لیکن اس بار پیچ بولر کی بجائے بیٹسمین کے لیے سازگار تھی۔ بغاوت کی ناکامی کے بعد طیب اردوان نے اس کا ذمہ دار امریکہ کو قرار دیا ہے جس نے فتح اللہ گولن کی صورت میں ایک مہرہ پال رکھا ہے۔ ایک ترک دوست سے فتح اللہ گولن بارے بات ہوئی تو وہ کہنے لگے کہ آپ اگر فتح اللہ گولن بارے جاننا چاہتے ہیں تو یوں سمجھیں کہ وہ ترکی کے طاہر القادری ہیں۔ اس بغاوت کے سرخیل جنرل اوزترک کے اسرائیل سے کافی قریبی تعلقات ہیں اور وہ کافی عرصہ تک اسرائیل میں قائم ترک سفارت خانہ میں خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ جرمنی کے بعد خلافت عثمانیہ میں سب سے زیادہ یہودی آباد تھے۔ ایک بین الاقوامی صہیونی لیڈر نے اپنے خفیہ مراسلہ میں لکھا کہ ہم نے سلطان سے کہا کہ وہ ہمیں فلسطین میں تھوڑی سی اراضی دے تو اس کو منہ مانگی قیمت دیں گے لیکن سلطان نے انکار کر دیا اور کہا کہ ایک مٹھی بھر مٹی بھی نہ دوں گا۔ اس نے لکھا کہ ہم اس حکومت کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور ترکوں کو ایسی سزا دیں گے کہ ان کا حال اس سے بدتر ہوگا جو ریڈ انڈیا لوگوں کا ہوا ہے۔ یہودیوں نے فری میسن کے ذریعے یونیسٹ پارٹی قائم کی اور مصطفیٰ کمال پاشا کے ہاتھوں خلافت کا خاتمہ کر دیا۔ وہ ترکی جو تمام عالم اسلام کا مرکز اور سب کی عقیدت و محبت کا محور تھا وہاں اذان اور عربی زبان میں نماز پر پابندی لگا دی گئی۔ شرعی حجاب کے ساتھ وہی سلوک کیا جو آج (مہذب) یورپ میں کیا جا رہا ہے جہاں شخصی آزادی کا بہت ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے۔ عربی رسم الخط کی جگہ رومن کو مسلط کیا تو صدیوں پر محیط علمی ورثہ ہمیشہ کے لیے مقفل کر دیا گیا۔ اسلامی نام بگڑ گئے اور شرعی قوانین کی جگہ یورپی قانون نے لے لی۔ جدید ترکی میں جس کا بانی مصطفیٰ کمال تھا وہاں اتاترک کے نظریات کے محافظ کے طور پر فوج کو پیش کیا جاتا رہا۔ اسی تناظر میں فوج نے اپنے تئیں خود کا نصب العین سیکولرازم اور اتاترک ازم کی حفاظت بنا لیا۔ مسلح افواج نے اس چھتری تلے چار مرتبہ حکومتوں کے تختے الٹے۔

اس بغاوت کے سرخیل جنرل اوزترک کے اسرائیل سے کافی قریبی تعلقات ہیں اور وہ کافی عرصہ تک اسرائیل میں قائم ترک سفارت خانہ میں خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔

۱۹۶۰ء میں اسلام پسندی کی سمت پہلی جرأت عدنان مندریس نے کی۔ انہوں نے اذان سے پابندی ختم کی اور سیکولرازم کی الگ تشریح کرنے کی کوشش کی تو نہ صرف ان کی حکومت فوج نے ختم کر دی بلکہ انہیں تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔ ۱۹۸۰ء میں کنعان ایورن نے ترکی کی ۳۵۰۰ سالہ تاریخ پر دھبہ لگایا۔ انہوں نے نہ صرف حکومت اور پارلیمنٹ کو توڑا بلکہ ۱۹۸۲ء میں ایک آئین تیار کر کے آئین سے سول اور ڈیموکریٹک سسٹم کو ختم کرتے ہوئے اس کی جگہ عسکری سسٹم قائم کیا۔ آزادی پر قدغن لگا کر ہزاروں لوگوں کو فوجی بوٹوں تلے مسل دیا اور چھ لاکھ سے زائد افراد کو پس دیوار زنداں پھینک دیا۔ کنعان ایورن کو اس اقدام پر یورپ کی مدد حاصل تھی لیکن یورپ نے اپنی جمہوریت پسندی کا بھرم رکھنے کے لیے خرقہ سالوس اوڑھ رکھا ہے۔ نیٹو اور بعض اتحادی ممالک نے ایورن کی فوجی امداد جاری رکھی۔ فوجی بوٹوں' سنگینوں' پابندیوں' سختیوں اور ابتلاء و آزمائش کے ان ادوار میں ترکی کے عوام کی اسلام سے محبت کم ہونے کی بجائے بڑھتی رہی۔ اسی محبت کا صلہ تھا کہ اسلام پسند رفاہ پارٹی جس کی قیادت نجم الدین اربکان کر رہے تھے قلیل مدت میں انتخابات میں پہلی بار انتخابی قوت بن کر ابھری اور اربکان وزیر اعظم بن گئے۔ انہوں نے ملک میں مساجد کی اجازت دی تو چند مہینوں میں پورے ترکی میں مساجد کی تعداد ۶۵۷۹۴ ہوگئی اور جمعہ میں یہ مساجد تنگی داماں کا شکوہ کرتی نظر آتیں۔

۱۹۹۷ء میں فوج سیکولرازم کی محافظ بن کر اٹھی اور اربکان کی حکومت کو ختم کر کے ان کی پارٹی پر پابندی لگا دی۔ طیب اردوان جو اس وقت استنبول کے میئر تھے انہوں نے چند اشعار کہے جن کا مطلب تھا کہ مسجدیں ہماری چھاؤنیاں ہیں اور مینار ہمارے نیزے ہیں۔ انہیں بھی اس جرم کی پاداش میں کچھ عرصہ کے لیے جیل بھیج دیا گیا۔

۲۰۰۱ء تک ترکی کی پہچان مرد بیمار کی تھی لیکن ۲۰۰۲ء میں رجب طیب نے جسٹس اینڈ پیس نامی جماعت قائم کی۔ ان کی جماعت نے ۲۰۰۲ء کے انتخابات میں ۳۴.۲۸ فیصد یعنی دس ملین ووٹ حاصل کیے۔ دنیا بھر میں برسر اقتدار جماعتوں کو عام طور پر اوپر تلے دو بار اقتدار میں رہنے کے بعد تیسری بار ہزیمت کا سامنا کرنا پڑتا ہے یا پھر ان کے ووٹوں میں پہلے کی نسبت کمی آجاتی ہے لیکن طیب اردوان کی آق پارٹی دنیا کی واحد جماعت ہے جس کے ووٹوں میں ہر بار اضافہ ہی ہوا۔

۲۰۰۲ء کے بعد ۲۰۰۷ء کے عام انتخابات میں ۴۶.۵۸ فیصد تقریباً ۱۶ ملین اور ۲۰۱۱ء میں ۴۹.۵۸ فیصد یعنی ۲۱ ملین ووٹ حاصل کیے۔ البتہ جون ۲۰۱۵ء میں اسے ۴۰.۸۷ فیصد ووٹ ملے اور ۵۵۰ نشستوں میں سے اس کے حصہ میں ۲۵۸ نشستیں آئیں۔ جسٹس اینڈ پیس (آق) اکیلے حکومت بنانے کی پوزیشن میں نہ تھی' اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ عوام صدارتی نظام کے حق میں نہ تھے۔

اپوزیشن بھی حکومت نہ بنا سکی تو پھر نئے انتخابات کا اعلان جون ۲۰۱۵ء ہی میں ہوا۔ سروے کرنے والوں کا اندازہ تھا کہ طیب اردوان اب بھی ناکام ہوگا لیکن عوام نے طیب اردوان کی جماعت کو ۵۰ فیصد ووٹ دیئے جو ترکی کی تاریخ میں نیا ریکارڈ تھا۔

اس کامیابی کے بارے میں جو شخص اپنی قوت بازو اور عوام پر بھروسہ کیے ہوئے تھا وہ ترکی میں حوادث کے سامنے چٹان کی طرح ڈٹا طیب اردوان تھا۔ جو غربت کے باوجود کندن بن کر آسمان کی بلندیوں تک پہنچا اور اس کی مقبولیت میں آئے روز اضافہ ہو رہا تھا۔ اس مقبولیت کا اندازہ پوری دنیا نے دیکھ لیا کہ جب طیب اردوان نے قومی اور نجی چینلز بند ہونے کے باوجود سی این این کے ذریعے اپنے موبائل سے پیغام دیا تو رات کے اندھیرے میں پوری قوم دیوانہ وار سر پر کفن باندھ کر نکل آئی۔ فیس بک پر ایک ویڈیو میں ایک بزرگ جن کی عمر بظاہر ۹۰ سال تھی مگر وہ اسلحہ اٹھائے گھر سے نکل آئے۔ ان کی اس جرأت وشجاعت پر بچے اور جوان انہیں چوم رہے تھے اور ان سے حوصلہ پا رہے تھے۔ اسی طرح خواتین حجاب اوڑھے ٹینکوں کے سامنے دیوار بن گئیں۔ نوجوان ٹینکوں کے سامنے لیٹ گئے۔ یہ سب کچھ تبھی ممکن ہوا جب ان کا لیڈر جنگ کی بازی جیتنے کے لیے میدان میں آ گیا۔ ہمارے اور ترکی میں میٹرو بس کے بعد دوسری مماثلت مارشل لاؤں کی ہے۔ ہم نے بھی ترکی کی طرح چار بار آمروں کو برداشت کیا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ تو ان کی آمد پر مٹھائیاں تقسیم کی ہیں کیونکہ ہمیں جن پتوں پہ تکیہ تھا ہمیشہ وہ ہوا دینے لگتے۔ ترکی کی ناکام بغاوت کی ابتدائی خبریں جب پاکستان پہنچیں تو بہت سے سیکولر، پھر سے اتاترک کے الحاد کے منتظر، اسلامی شعائر اور مساجد پر پابندی کے خواب دیکھنے والوں کی آس امید خاک میں مل گئی جب ترک عوام نے اسلام اور آزادی کے لیے فوجی بغاوت کو کچل دیا۔

طیب اردوان اپنی پارٹی کا ایسا ستون ہیں جس پر جماعت قائم ہے۔ مرد آہن اردوان کا اقتدار حاصل کرنے کا سفر کوئی آسان نہ تھا۔ ان کے راستے میں فوج نے رکاوٹیں کھڑی کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس سے قبل تین بار ان کی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش ہوئی لیکن مرد آہن نے کبھی ہمت نہیں ہاری۔ اردوان نے اپنے تین ادوار میں ترکی کا نقشہ بدل کر رکھ دیا۔ ترکی جو تیسرے درجہ کا ملک سمجھا جاتا تھا، آج دنیا کی سولہویں اقتصادی قوت بن گیا ہے۔ یہاں فی کس سالانہ آمدنی ۱۷۰۰ ڈالر سے بڑھ کر گیارہ ہزار ڈالر ہو گئی ہے۔ طیب اردوان کی جرأت وبہادری اور استقامت کا عالم یہ ہے کہ فریڈم فلوٹیلا کے معاملے پر انہوں نے بہت سخت موقف اختیار کیا۔ اسرائیل کی ترکی سے معافی مانگنے کے بعد جان چھوٹی۔ ترکی میں ترقی اور اسلام کے احیاء کے سبب وہ استعمار کی دجالی آنکھ میں معتوب تھے۔ ان کے دور میں میڈیا کو جتنی آزادی ملی پہلے نہ تھی۔ چینلز پر باقاعدہ مذہبی پروگرام دکھائے جا رہے تھے۔ مساجد حتی کہ آیا صوفیہ میں قرآن کی تلاوت گونجنے لگی۔ ان کے دور میں حجاب سے پابندی ہٹا لی گئی۔ حزب اختلاف جب ان کے سامنے انتخابات میں چاروں شانے چت ہو گئی تو ان کے جھوٹے سکینڈل بنانے کی کوشش ہوئی، ان پر بہت سے الزامات استعمار کی طرف سے لگے مگر کوئی انہیں ثابت نہ کر سکا۔ امریکی نائب صدر جو بائیڈن نے یہ الزام لگایا کہ طیب اردوان داعش کو مالی مدد دیتے ہیں لیکن جب ثابت نہ ہوا تو اسے معافی مانگنا پڑی۔ جرمن چانسلر انجیلا مرکل اور فرانس کے صدر اور لینڈ و بھی اپنے فیصلوں پر نظر ثانی پر مجبور ہوئے۔ حزب اختلاف نے ان کے بیٹے پر کرپشن اور اردوان کو کرپشن کو تحفظ دینے کا الزام لگایا اور ان کی مختلف فون کالز کو گڈ مڈ کر کے ترک عوام کو دھوکا دینا چاہا مگر عوام نے ۵۰ فیصد ووٹ دے کر طیب اردوان کو بلندیوں پر پہنچا دیا۔ دشمن نے ان کی کردار کشی کے سب پتے جب ناکام دیکھے تو ﴿وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ﴾ کے تحت آخری راستہ فوجی بغاوت کا اختیار کیا لیکن ترکی کے عوام نے اسے بھی ناکام بنا دیا۔ بغاوت کی ناکامی کے بعد جب اردوان عوام میں آئے تو وہ طیب اردوان نہیں بلکہ محمد الفاتح ثانی بن چکے تھے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملک پاکستان کو بھی اپنی حفظ وامان میں رکھے جس کے چاروں جانب خطرات منڈلا رہے ہیں۔

.....

مرکزی جمعیت پنجاب واہلحدیث یوتھ فورس کے زیر اہتمام کشمیریوں پر مظالم کے خلاف مظاہرہ

پاکستانی فوج بھارت کی ہر قسم کی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کے لیے ہمہ وقت تیار ہے۔ حافظ عبدالستار حامد

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب واہلحدیث یوتھ فورس کے زیر اہتمام مقبوضہ کشمیر میں نہتے کشمیری عوام پر بھارتی بربریت کے خلاف یوم سیاہ کے سلسلے میں بتی چوک راوی روڈ لاہور میں حافظ بابر فاروق رحیمی کی قیادت میں مظاہرہ ہوا۔ مولانا طارق جاوید، عطاء الرحمن حقانی، عبدالرحیم قریشی، مولانا عمران مجاہد، مولانا بشیر انصاری، مولانا ہاشم یزمانی، شازم بٹ ودیگر نے مظاہرین سے خطاب کیا۔ مظاہرین نے مودی حکومت کے خلاف زبردست نعرے بازی کی اور انڈین پرچم بھی نذر آتش کیا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب واہلحدیث یوتھ فورس کے قائدین کی ہدایت پر لاہور، گوجرانوالہ، فیصل آباد، قصور، پتوکی، راولپنڈی، نارووال، ڈیرہ غازی خاں، ملتان، جھنگ، راولپنڈی، پشاور، کراچی، کوئٹہ اور دیگر شہروں میں احتجاجی مظاہرے اور انڈیا مردہ باد ریلیاں نکالی گئیں۔ گوجرانوالہ سٹی میں پروفیسر سعید کلیروی، حافظ عمران عریف کی صدارت میں آل پارٹیز کانفرنس منعقد ہوئی جس میں تمام دینی وسیاسی جماعتوں کے مقامی رہنماؤں نے شرکت کی۔ پروفیسر عبدالستار حامد، میاں محمود عباس، حافظ ذاکر الرحمن صدیقی، حافظ فیصل افضل شیخ ودیگر مقررین نے اپنے اپنے خطاب میں بھارتی مظالم کے خلاف یوم سیاہ منانے کے فیصلے کی تحسین کی اور کہا کہ مظلوم کشمیریوں کی مدد مسلم امہ کا دینی فریضہ ہے۔ یوم سیاہ مظلوموں کی آواز میں آواز ملانے کا بہترین حکومتی فیصلہ ہے، اس سے بھارت کا دہشتگردانہ چہرہ عالمی سطح پر بے نقاب ہوگا۔ ہم شہدائے کشمیر کا خون رائیگاں نہیں جانے دیں گے۔

رپورٹ: ابرار احمد ظہیر، سیکرٹری اطلاعات مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب

برہان وانی شہید کا پاکستان سے پیار

تحریر: پروفیسر محمد عاصم حفیظ

مقبوضہ کشمیر میں جانوں کا نذرانہ دیتے، احتجاج کرتے جوانوں، نہتے شہریوں، باپردہ بہنوں اور بلند حوصلہ بزرگوں کے ہاتھوں میں پاکستانی پرچم دیکھ کر جہاں ایک طرف ان کی جرأت کو سلام پیش کرنے کو دل کرتا ہے وہیں کچھ کچھ شرمندگی بھی محسوس ہوتی ہے کہ ارض پاکستان سے اس قدر ٹوٹ کر محبت تو اب اپنے وطن میں بھی ڈھونڈنا مشکل ہے۔ یہاں اب ہر طبقے کے اپنے اپنے جھنڈے ہیں اور اپنے اپنے ایجنڈے۔ یہاں کون پاکستان کی بات کرتا ہے۔؟ ٹی وی چینلز پر سرعام بحث ہوتی ہے اور اخبارات میں کالم لکھے جاتے ہیں کہ پاکستان کیوں بنا؟؟ ضرورت کیا تھی؟؟۔ بہت سے تو وہ بھی ہیں کہ جو ملک کے قیام کو ہی ایک بڑی غلطی قرار دیتے ہیں۔ ذرا تصور کریں کہ جب آپ کو پتہ ہو کہ پاکستانی جھنڈا لہرانے کی سزا موت ہے تو شائد پھر اندھا دھند فائرنگ اور پتھراؤ کے باوجود پاکستانی پرچم کو لہرانے والے ہی تو شاید اصل پاکستانی ہیں۔ کشمیری نوجوان عزم و ہمت اور دلیری و بہادری کی عظیم داستانیں رقم کر رہے ہیں۔ برہان وانی جیسے کئی نوجوان ایک ایسے وطن کی محبت میں جانیں نچھاور کر رہے ہیں کہ جہاں کے باسی کب کے اپنی محبت والفت کے معیار بدل چکے ہیں۔ کشمیر میں ہر روز گرتی لاشیں پاکستانی میڈیا کی ہیڈ لائنز میں بس آخری مقام ہی بنا پاتی ہیں۔ یہاں قندیل بلوچ کی سیلفیوں اور پھر اس کے قتل کو قومی ایشو بنایا جاتا ہے لیکن برہان وانی اور اس جیسے درجنوں کشمیریوں کی شہادت نیوز بلیٹن میں شاید ہی جگہ بنا پاتی ہو۔ ہندوستانی حکمرانوں کا بھلا ہو کہ انہوں نے مقبوضہ کشمیر میں پاکستانی ٹی وی چینلز کی نشریات پر پابندی لگا رکھی ہے ورنہ جب کشمیری یہ دیکھتے کہ جن کے لئے ہم اپنے بچے قربان کر رہے ہیں ان کے ہاں ہر خبرنامے کی اہم ترین خبر کسی نہ کسی بھارتی فلم کا تذکرہ یا کسی بالی وڈ فنکار کے متعلق ہوتی ہے۔ جب برہان وانی کی شہادت کے بعد کشمیر لہولہان تھا تو انہی لمحات میں ایک پاکستانی میڈیا گروپ بڑے فخر سے اعلان کر رہا تھا کہ پاکستان میں اس کی شراکت سے پیش کی جانیوالی بالی وڈ فلم سلطان ریکارڈ بزنس کر گئی۔ یہی تو تلخ حقیقت ہے کہ پاکستانیوں نے کشمیریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی یوں کیا کہ بھارتی فلم کو تاریخ کی ریکارڈ آمدن کرا دی۔ پاکستان میں کیبل آپریٹرز پر پیمرا کی پابندی کے باوجود بھارتی ٹی وی چینلز کو بند کرانے کی کوئی جرأت نہیں کر سکتا۔ کیبل آپریٹر حکومت کے دباؤ کے باوجود ان چینلز کو چلانے پر صرف اس لیے مجبور ہیں کہ محب وطن پاکستانیوں کیلئے چند گھنٹے بھی ان بھارتی چینلز کے بغیر گزارنا مشکل ہیں۔ کتنا عجیب سا لگتا ہے کہ اگر کوئی چینل کشمیر میں ہونیوالے ظلم وستم کو دکھا بھی دے تو آہوں، سسکیوں اور خون میں لتھڑی لاشوں کے مناظر کے فوری بعد جو اشتہارات چلائے جاتے ہیں ان میں بھارتی فنکار پاکستانیوں کا دل بہلاتے نظر آتے ہیں۔ مظلوم کشمیری بہن، بھائیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی اور یوم سیاہ کے ڈرامے تو خوب رچائے جا رہے ہیں لیکن حکومت واپوزیشن، عوامی حلقوں سمیت کسی میں اتنی جرأت نہیں کہ وہ گھر گھر ناچتی بھارتی ثقافت کی روک تھام کے لئے بات کریں، الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا میں چھائے بھارتی اشتہارات، فلموں، ڈراموں، کیبل پر چلائے جانیوالے ٹی وی چینلز، سینماؤں میں بالی وڈ فلموں کی نمائش پر پابندی کا مطالبہ کیا جائے۔ دنیا میں شاید ہی کوئی قوم ایسی بھی ہوگی کہ جو اپنے دشمن کو خود اپنی کمائی اور دولت سے مضبوط بناتی ہو گی۔ کثیر زرمبادلہ بھارت کو بھیجا جاتا ہے تاکہ وہ اپنے فوجی اخراجات کو بڑھا سکے، ہمیں ہی تباہ و برباد کرنے کے لئے۔ جی ہاں، ہر کوئی اخباری بیانات، تقریبات، احتجاج، ریلیوں اور بہت کچھ کرے گا لیکن معاشرے میں پھیلتے بھارتی اثر و رسوخ، ہندو کلچر کے فروغ، پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا پر بھارتی ماڈلز کے اشتہارات اور دیگر مواد کے بارے کوئی بھی بات نہیں کرے گا۔ بس ایک دن کا احتجاج ہوگا، میڈیا کوریج ملے گی، خبریں چھپیں گی، بڑے بڑے دعوے اور بیانات داغے جائیں گے اور بس۔۔ جہاں تک عوام کی بات ہے تو اس کی اکثریت تو شاید آج یوم سیاہ پر نکلنے والی ریلیوں، احتجاج وغیرہ سے بچنے کے لئے چھٹی منا کر گھر میں بڑے آرام سے کسی نئی بھارتی فلم سے لطف اندوز ہو رہی ہوگی، یہ ہے ہمارا یوم سیاہ.....!!

.....

⊙ مرکزی جمعیت واہلحدیث یوتھ فورس قصور شہر کے زیر اہتمام الاحسان ویلفیئر فاؤنڈیشن کی طرف سے مؤرخہ 18 جولائی بروز پیر بعد نماز مغرب تارات 10 بجے عالم پینکویٹ ہال سینما موڑ قصور شہر میں ایک عید ملن پارٹی کا اہتمام کیا جس میں اراکین کابینہ وشوریٰ کے ساتھ ساتھ معززین شہر نے بھی شرکت کی۔ بالخصوص ایم پی اے قصور شہر محمد نعیم صفدر انصاری، غلام حسین شاہد صدر یوتھ ونگ مسلم لیگ ن پنجاب، احسن رضا سابق ایم پی اے، علی ناصر رضوی صاحب ڈی پی او قصور، پروگرام کی صدارت قائم مقام امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث قصور شہر قاری بلال احمد نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم اور حمد ونعت کے بعد صدارتی کلمات قاری بلال احمد نے پیش کیے جس میں مقصد جماعت اور نظم جماعت پر روشنی ڈالی گئی۔ اس کے بعد حافظ اختر علی ارشد ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث قصور شہر نے حاضرین کو الاحسان ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام چلنے والے منصوبہ جات کا پروجیکٹر کے ذریعے تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد ڈی پی او قصور محترم علی ناصر رضوی نے اپنے خیالات کا اظہار فرماتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث کے پرامن جماعت ہونے اور انتظامیہ سے بھرپور تعاون کرنے پر اراکین جماعت کا شکریہ ادا کیا اور الاحسان ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام چلنے والے منصوبہ جات کو خوب سراہا۔ غلام حسین شاہد نے مرکزی جمعیت اہل حدیث کو ایک پرامن جماعت قرار دیتے ہوئے امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب سے اپنے خصوصی لگاؤ کا اظہار بھی کیا۔ پروگرام کا اختتام مفتی قاری بلال احمد صاحب کی دعا خیر پر ہوا، اس کے بعد حاضرین کے لیے پرتکلف عشائیہ کا اہتمام بھی موجود تھا۔

کشمیریوں پر تشدد سے بھارتی چہرہ بے نقاب

⊙ کشمیریوں پر ظلم وتشدد کی تازہ لہر نے انڈیا کے سیکولر چہرے کی حقیقت کو بے نقاب کر دیا ہے۔ اگر عالم اسلام متحد ہو کر بھارت کے خلاف کشمیری مسلمانوں کا ساتھ دے تو انہیں آزادی مل سکتی ہے۔ کشمیریوں کی جدوجہد آزادی ضرور کامیابی سے ہمکنار ہوگی۔ ان خیالات کا اظہار حافظ مقصود احمد امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد نے اپنے ایک بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت امت مسلمہ کو اتحاد کی سخت ضرورت ہے تاکہ اسلام دشمن قوتوں کو منہ توڑ جواب دیا جا سکے۔

رپورٹ: ایم این اے سلفی، میڈیا سیل اسلام آباد

اخبار الجماعۃ

وفاق المدرس السلفیہ پاکستان کے سالانہ امتحانات ۱۴۳۷ھ بمطابق ۲۰۱۶ء کے نتائج جاری

وفاق المدارس السلفیہ پاکستان کے سالانہ امتحانات 1437ھ بمطابق 2016ء کے نتائج جاری کر دیئے گئے ہیں۔ اگر کسی امیدوار کو رزلٹ کارڈ موصول نہ ہو تو فوراً مرکزی دفتر میں رابطہ کرے۔

ضمنی امتحانات 1437ھ بمطابق 2016ء کے لیے داخلہ فارم 20 اگست 2016ء تک وصول کیے جائیں گے اور ڈبل فیس کے ساتھ داخلہ فارم 27 اگست 2016ء تک وصول کیے جائیں گے۔ مقررہ تاریخ کے بعد داخلہ فارم وصول نہیں کیے جائیں گے۔..... ضمنی امتحانات 17 اکتوبر 2016ء سے شروع ہوں گے۔ ان شاء اللہ!

برائے رابطہ: حافظ محمد یونس: 041-8780274 - 0321-6538721

منجانب: پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی، ناظم امتحانات وفاق المدارس السلفیہ پاکستان

جامعہ سلفیہ میں پروقار تقریب سعید

⊙ دینی تعلیمات کا پرچار ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اس کے لیے دینی مدارس اپنا بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں اور قوم کے بچے اور بچیوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کر رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار سیکرٹری جنرل وفاق المدارس السلفیہ چودھری یٰسین ظفر نے اپنے خطاب میں کیا۔ انہوں نے اساتذہ کرام پر زور دیا کہ وہ پوری محنت، تندہی اور لگن کے ساتھ تدریسی فرائض سرانجام دیں۔ موجودہ حالات میں ہمیں پہلے سے زیادہ پرعزم ہونا چاہیے اور بے خوف ہو کر کام کرنا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس وقت بے دین طبقے مدارس کے خلاف بلاوجہ محاذ بنا رہے ہیں۔ جبکہ اہل مدارس محب وطن لوگ ہیں اور وطن عزیز میں امن وسلامتی کے لیے کوششیں کر رہے ہیں۔ مدارس جہالت اور ناخواندگی کے خلاف مسلسل جدوجہد کر رہے ہیں اور حکومت پر ذرا بھی بوجھ نہیں ہیں۔ اس لیے ان کی قدر کرنی چاہیے۔ انہوں نے طلبہ سے بھی کہا کہ وہ تعلیم پر پوری توجہ دیں اور دوسری تمام سرگرمیاں ترک کر دیں۔ علم میں رسوخ حاصل کریں اور لوگوں کی اصلاح میں اپنا کردار ادا کریں۔ تقریب سے شیخ الحدیث حافظ عبدالعزیز علوی، مولانا محمد یونس بٹ نے بھی خطاب کیا۔

میڈیا سیل، جامعہ سلفیہ فیصل آباد

ضرورت استاد برائے عصری تعلیم

⊙ جامعہ ابی ہریرہؓ اہل حدیث شرقپور کے لیے ایسے استاد کی ضرورت ہے جو طلبہ کو چھٹی سے دسویں (میٹرک) تک عصری تعلیم سے آراستہ کر سکیں۔ سلفی العقیدہ، متشرع اور محنتی نوجوان رابطہ کریں۔

رابطہ: بلال احمد قریشی مدیر الجامعہ

0321-4360862 - 0301-4820611

اہم اعلان

1. جمعیت اساتذہ پاکستان کی ضلعی نامزدگیوں کا سلسلہ جاری ہے (تفصیل آئندہ)
2. ضلع بہاولپور، بہاولنگر، وہاڑی، پاکپتن اور لودھراں کا تنظیمی اجلاس یکم اگست بروز اتوار 2016ء حافظ والہ بہاولنگر میں منعقد ہو رہا ہے۔ تفصیلات آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

منجانب: محمد طارق جاوید، ناظم دفتر جمعیۃ اساتذہ پاکستان

ہمارا عزم ہماری آواز..... قرآن وسنت کا نفاذ

⊙ استحکام پاکستان نفاذ اسلام سے ہی ممکن ہے۔ آیئے! نفاذ اسلام کے لیے ہمارا ساتھ دیجیے۔ 14 اگست 2016ء یوم آزادی عشرہ تجدید عہد 4 تا 14 اگست اپنے اپنے مقام پر نفاذ اسلام کانفرنسز، سیمینارز اور ریلیوں کا انعقاد کریں۔

حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی (صدر)، حافظ فیصل افضل شیخ (جنرل سیکرٹری) اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان

نعمت اللہ ظفر (کنوینئر تحریک نفاذ اسلام)

تقریب تقسیم رمضان راشن

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث حویلی لکھا کے زیر اہتمام 12 جون 6 رمضان بروز اتوار بعد نماز عصر ایک شاندار تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں علاقہ بھر کے غریب اور مستحق روزہ داروں میں راشن تقسیم کیا گیا اس موقع پر درس قرآن پروفیسر سرفراز احمد لکھوی صاحب نے ارشاد فرمایا، تقریب کی صدارت جناب ڈاکٹر اظہر حسن امیر حویلی لکھا نے فرمائی۔

منجانب: محمد عباس کھوکھر، حویلی لکھا

حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی کا دورۂ ساہیوال

⊙ اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان کے صدر حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی ایک روزہ تنظیمی دورہ پر ساہیوال تشریف لائے، بعد نماز مغرب جامع مسجد قباء صابر کالونی میں کارکنان کی تربیتی نشست سے خطاب کیا اور پریس کانفرنس میں صحافیوں سے بھی گفتگو کی اور خطبہ جمعہ مرکزی جامع مسجد ثنائیہ سبزی منڈی چوک عمر فاروقؓ میں دیا۔ اس موقع پر احباب جماعت کافی تعداد میں موجود تھے۔

قاری محمد حسن سلفی، جنرل سیکرٹری AYF ضلع ساہیوال

تحصیل سیالکوٹ کے زیر اہتمام تبلیغی پروگرام

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل سیالکوٹ کے زیر اہتمام رمضان المبارک میں تحصیل کی مختلف مساجد میں تبلیغی پروگرام زیر صدارت ملک محمد منیر اعوان امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع سیالکوٹ منعقد کیے گئے۔ (۱) جامع مسجد ابوبکر، علی آباد ہیڈ مرالہ۔ (۲) جامع مسجد اہلحدیث کھوجے چک۔ (۳) جامع مسجد اہلحدیث ہیل بچواں۔ (۴) جامع مسجد اہلحدیث بارہ دری۔ (۵) جامع مسجد اہلحدیث شرکپور۔ (۶) جامع مسجد اہلحدیث گڑھی گوندل۔ (۷) جامع مسجد اہلحدیث نجیب شہید۔ (۸) جامع مسجد اہلحدیث ڈھلے والی۔ (۹) جامع مسجد اہلحدیث سردووال (۱۰) جامع مسجد اہلحدیث مراکیوال۔ (۱۱) جامع مسجد اہلحدیث ابوبکر صدیق بلوال۔ (۱۲) جامع مسجد اہلحدیث شیرو چک۔ (۱۳) جامع مسجد اہلحدیث ریا گورائیہ۔ (۱۴) جامع مسجد اہلحدیث ابوبکر صدیق امبو چک۔ ان تبلیغی واصلاحی پروگرامز کے مقررین، جناب قاری خورشید عالم، قاری محمد یٰسین، قاری محمد ایوب، قاری محمد زاہد محمود مظفر آبادی تھے۔

ڈاکٹر عبدالسمیع، ناظم نشر واشاعت تحصیل سیالکوٹ

ضرورت قاری صاحب

⊙ وہاڑی میں شعبہ حفظ القرآن کے لیے مستند اور محنتی قاری صاحب کی ضرورت ہے۔ خواہشمند رابطہ کریں۔

رابطہ: 0334-7169691 - 0312-9632861

مرکز اہل حدیث کسووال کا مستحسن اقدام

⊙ مرکز اہل حدیث کسووال کے زیر اہتمام امسال 300 مستحق خاندانوں میں ''عید پیکج'' کی تقسیم یکم جولائی کو مسجد احسان اہل حدیث کسووال میں عمل میں آئی۔ یاد رہے کہ مرکز کی طرف سے عرصہ 9 سال سے خدمت خلق کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

حافظ عزیز الرحمٰن، خادم مرکز اہل حدیث کسووال (ساہیوال)

کوٹ رادھا کشن ضلع قصور کی تبلیغی رپورٹ

⊙ یکم رمضان المبارک جامعہ محمدیہ قدوسیہ کوٹ رادھا کشن میں افطاری پروگرام میں مولانا حبیب الرحمٰن ضیاء نے درس قرآن دیا۔

10 رمضان المبارک..... جامعہ تعلیمات اسلامیہ رتی پنڈی میں درس قرآن میاں محمد یوسف ربانی امیر تحصیل نے دیا۔

12 رمضان المبارک..... جامع مسجد اہل حدیث بھمبہ کلاں میں درس قرآن قاری محمد زبیر خاں نے دیا اور گاؤں بھر کے افراد کی افطاری کا اہتمام مقامی جماعت نے کیا۔

13 رمضان المبارک..... جامع مسجد اہل حدیث توحید آباد (بٹ) میں درس قرآن فیض اللہ خان غوری اور میاں محمد یوسف ربانی نے دیا اور جناب ماسٹر محمد ابراہیم نے افطاری کا اہتمام کیا۔

جامع مسجد بیت الحمد پیر گھرانہ میں درس قرآن مولانا عبدالرحمٰن ضیاء نے دیا' حاجی محمد سلیمان کمبوہ نے مقامی ساتھیوں کی افطاری کا اہتمام کیا۔

جامع مسجد اہل حدیث مبین مار میں مولانا ہدایت اللہ صاحب کی زیر نگرانی درس قرآن میاں محمد یوسف ربانی اور عبدالرزاق طاہر صاحب نے دیا' افطاری کا اہتمام بھی کیا گیا۔

عبدالغفار بھٹی' ناظم نشرواشاعت تحصیل کوٹ رادھا کشن

تحریکیں تنظیموں کو متحرک رکھنے کا کردار ہیں

⊙ تحریکیں تنظیموں کو متحرک رکھنے کا کردار ادا کرتی ہیں اور تنظیموں میں جان پیدا کرتی ہیں۔ کارکن تنظیموں کا سرمایہ ہیں' اہل حدیث یوتھ فورس بدوملہی کے ایک اہم اجلاس میں نذیر احمد اسد سندھو' محمد شہباز بھٹی صدر AYF بدوملہی' امیر بدوملہی اور محمد یونس بٹ نے ان خیالات کا اظہار کیا۔ اجلاس میں 10 محرم کو ہونے والی اہلحدیث یوتھ فورس بدوملہی کی 41ویں سالانہ مقام صحابہ کانفرنس کے بارے غور کیا گیا' طے پایا کہ کانفرنس اس دفعہ جامع مسجد حسینؓ میں منعقد ہوگی۔ کارکنوں کو ابھی سے اس کانفرنس کی کامیابی کے لیے متحرک ہونے کی ہدایت کی گئی۔

منجانب: ناصر حکیم بھٹی' بدوملہی

ضرورت مدرس

⊙ شعبہ تحفیظ القرآن میں تدریس کے لیے قابل اور محنتی مدرس کی ضرورت ہے حسب قابلیت معقول مشاہرہ۔ ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواست' ذاتی کوائف اور تعلیمی اسناد کی فوٹو کاپی درج ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

الفوز اسلامک سنٹر' بلاک ایکس' ماڈل ٹاؤن' بہاولنگر

رابطہ: 0333-6319215

توسیع اشاعت

⊙ گذشتہ دنوں جناب مولانا عباس علی خطیب جامع مسجد اہلحدیث چک نمبر 12 گ ب' تحصیل وضلع ننکانہ نے 10 افراد کے نام رسالے جاری کروائے۔ ادارہ ان کی تحسین کرتا ہے اور مزید تعاون کی امید رکھتا ہے۔ (ادارہ)

تحصیل حویلیاں میں یوتھ فورس کی تنظیمی سرگرمیاں

⊙ صدر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی نے صوبہ KPK آمد پر اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل حویلیاں کو ''عید ملن پارٹی'' کا اعزاز دیا۔ مولانا محمد سلیمان صاحب والی مسجد کے قریب ''اقرأ بیت القرآن اکیڈمی'' میں مرکزی رہنماء اور احباب جماعت شریک ہو کر وفا اور وابستگی کا ثبوت دیا۔ صدر اہل حدیث یوتھ فورس نے دعوتی' جماعتی' فلاحی اور قومی وملی امور پر سیر حاصل گفتگو کی اور کہا کہ اہل حدیث یوتھ فورس کے تحت ہر تقریب میں نفاذ اسلام پر تقاریر کی جائیں۔ امیر تحصیل حویلیاں مولانا عبدالمقیت' ضلعی ناظم مولانا اورنگزیب اور تحصیلی صدر یوتھ فورس مولانا عثمان بن سلیمان' تحصیلی جنرل سیکرٹری حافظ عدیل الرحمٰن سلفی' مولانا عثمان چھچھ' مولانا عبدالعظیم صاحب (شیر دیوال) مولانا داود' مولانا سجاد فاروقی' مولانا اشتیاق' مجیب الرحمٰن دیوال' حافظ عمران صاحب اور دیگر معزز احباب دیر تک رونق محفل رہے۔ 9 جولائی کو بیت القرآن اکیڈمی میں ظہرانے پر اجلاس برخواست ہوا۔

مولانا مظہر السلفی' ناظم شعبہ نشرواشاعت AYF حویلیاں

ضرورت باورچی

⊙ ہمیں اپنے ادارے جامعہ ابی ہریرہ شرقپور کے لیے ایک نیک مخلص' متشرع باورچی کی ضرورت ہے جو طلبہ کے لیے تین اوقات کا کھانا پکا سکے' معقول وظیفہ دیا جائے گا۔

رابطہ: بلال احمد قریشی مدیر الجامعہ

0321-4360862 - 0301-4820611

پروفیسر حافظ عتیق اللہ عمر صاحب
کو صدر
جناب محترم عطاء الرحمٰن ظہیر صاحب
کو جنرل سیکرٹری
برائے جمعیت اساتذہ پاکستان نامزد ہونے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے
مبارکباد
پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی ذمہ داریاں بطریق احسن انجام دینے کی توفیق دے۔ آمین!
منجانب
محمد عمران مجاہد
فیروز وٹواں ضلع شیخوپورہ
0302-7510920

دجال کے ساتھی جادوگروں کی علامات پر مشتمل کیلنڈر!
اس کیلنڈر میں جادوگروں اور کاہنوں کی علامات کی پہچان اور ان کے مکروہ دھندے سے بچنے کی شرعی تدابیر بتائی گئی ہیں نیز صحیح عقیدہ کی حفاظت کا دینی طریقہ بتایا گیا ہے۔
مفت منگوانے کا پتہ: قاری محمد افضال' دارالشفاء القرآن اکیڈمی' لوہیانوالہ ضلع گوجرانوالہ
0304-4434648 - 0346-4760353

انا للہ وانا الیہ راجعون!

انتقال پر ملال

⊙ مولانا محمود احمد غفنفر مرحوم کے جواں سال بھتیجے اور ان کے داماد مولانا حبیب اللہ فیصل چند ماہ بیمار رہنے کے بعد مؤرخہ 27 جولائی کو رضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ ان کے آبائی گاؤں چک 39 ج ب ڈنگورہ فیصل آباد میں ادا کی گئی۔ احباب جماعت ان کی مغفرت اور رفع درجات کی دعا فرمائیں۔

شریک غم: پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی

خادم مرکز ملک محمد شفیق کو صدمہ

⊙ گذشتہ دنوں مرکز اہل حدیث کے خادم ملک محمد شفیق کا چھوٹا بیٹا وفات پا گیا۔ بچہ کچھ عرصہ پہلے گرم دودھ اوپر گرنے کی وجہ سے جل گیا تھا' میو ہسپتال میں زیر علاج رہا اور روبصحت تھا لیکن ایک دن اچانک طبیعت خراب ہو جانے پر اس کی روح پرواز کر گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا نعم البدل عطا کرے اور صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین! ادارہ محمد شفیق سے اظہار تعزیت کے ساتھ ان کے غم میں شریک ہے۔ (ادارہ)

حافظ محمد یعقوب نوشہروی کو صدمہ!

⊙ گذشتہ ہفتے حافظ محمد یعقوب ناظم تحصیل نوشہرہ ورکاں کے والد محترم مختصر علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے' ان کی نماز جنازہ قاری محمد حنیف ربانی نے پڑھائی' نماز جنازہ میں علماء کرام' احباب جماعت' سیاسی' سماجی لوگوں نے کثرت سے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور حافظ محمد یعقوب اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

شریک غم: (مولانا) سید محمد بلال طاہر' امیر حلقہ تھانہ تتلے عالی

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث بہاولنگر کے بزرگ رہنما حافظ علم الدین مختصر علالت کے بعد 28 رمضان المبارک کو سحری کے وقت اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم نے ساری زندگی بڑی خاموشی سے خدمت قرآن کی۔ سینکڑوں لوگوں کو قرآن کی تعلیم دی۔ 65 سے زائد مرتبہ نماز تراویح مرکزی جامع مسجد اہل حدیث اردو روڈ بہاولنگر اور جامع مسجد اہلحدیث حافظ والا میں قرآن کریم سنایا۔ قرآن کریم سے حقیقی محبت کرنے والے نیک انسان تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ نماز عصر کے بعد مرکزی جامع مسجد اہلحدیث حافظ والا میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ کی امامت مولانا عبدالقدیر انجم نے کی۔ قارئین کرام مرحوم کی مغفرت وبلندیٔ درجات کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔

شریک غم: قاری محمد حسن سلفی ساہیوال

اظہار تعزیت

⊙ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل نارووال کے نائب امیر نذیر احمد اسد سندھو' حافظ محمد شہزاد سلفی' ملک عبدالغفار محمدی اور ناصر حکیم بھٹی پر مشتمل ایک وفد مولانا حافظ عبدالقیوم مدنی کی رہائش گاہ پر کامونکے پہنچے اور ان سے ان کی والدہ مرحومہ کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا۔ مرحومہ کے لیے مغفرت اور لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا فرمائی' نماز ظہر کے بعد مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل کامونکے کے امیر مولانا محمد حسین مدنی سے ملاقات کی اور تنظیمی ومسلکی امور پر تبادلہ خیال کیا۔

منجانب: ناصر حکیم بھٹی' بدوملہی

ولی کامل حضرت میاں باقر رحمہ اللہ کی عظیم علمی اور عملی یادگار

(برصغیر کی پہلی درسگاہ برائے طالبات)

جامعہ خادم القرآن والحدیث جھوک دادو (للبنات)

10 ذیقعد 1437ء تک داخلہ جاری ہے

شعبہ جات

شعبہ درس نظامی (وفاق المدارس السلفیہ نصاب)

شعبہ حفظ القرآن (دو سالہ)

شعبہ تجوید القرآن (دو سالہ)

شعبہ ترجمہ وتفسیر

طالبہ کلہ داخلہ کے لیے مڈل پاس ہونا ضروری ہے

ابوالاحتشام امیر حمزہ طور ناظم شعبہ نشرواشاعت جامعہ ہذہ 0305-8112611

محمد عبداللہ عتیق ناظم جامعہ ہذہ

حافظ منظور الٰہی کو صدمہ!

⊙ گذشتہ دنوں اہل حدیث یوتھ فورس پنجاب کے سیکرٹری جنرل حافظ منظور الٰہی کی والدہ ماجدہ وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! ان کی نماز جنازہ حافظ عبدالرحمٰن آزاد امیر شہر فیصل آباد نے پڑھائی۔ مرحومہ نہایت نیک سیرت، تہجد گزار خاتون تھیں۔ نماز جنازہ میں پروفیسر عتیق الرحمٰن، مولانا ارشاد الحق اثری، حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی، مولانا محمد یوسف انور، مولانا عبدالرشید حجازی، قاضی ریاض قدیر، مولانا عبدالحی انصاری، پروفیسر محمد یٰسین ظفر، نجیب اللہ طارق، نعمت اللہ ظفر، حافظ نعمان فاروقی، خلیل الرحمٰن مجاہد، حافظ عمران تبسم، حافظ سلمان اعظم، طلحہ زبیر، حافظ محمد اشتیاق، عبدالجبار سلفی، عبدالوحید عاصم، مفتی کفایت اللہ، شفقت ندیم گورائیہ، حافظ فیصل افضل شیخ، محمد ابراہیم محمدی، سیف اللہ کیر پوری، طارق مدنی، احسان اللہ فاروقی، منور کاہلوں، طارق ڈاہر، نعیم الرحمٰن شیخوپوری، شیخین توحیدی، پروفیسر ضیاء الرحمٰن وہاڑی، محمد سہیل گودراسپوری بورے والا۔ و دیگر مقامات سے کثیر تعداد میں احباب شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ بذریعہ فون تعزیت کرنے والوں میں امتیاز احمد مجاہد، رانا محمد نصر اللہ، حافظ عبدالستار حامد، مولانا نعیم بٹ، عرفان اللہ ثنائی، قاری عبدالرحیم کلیم، حافظ حسن محمود، علامہ عامر صدیقی، ثناء اللہ شاہد قصوری، مولانا عبدالرحمٰن شاہین، یوسف سلفی اسلام آباد، مولانا ابرار ظہیر، مولانا مشتاق چیمہ، عبدالوحید بٹ، حافظ عطاء الرحمٰن عامر، عبدالکریم ندیم اور مولانا رفیق شور کوٹی شامل ہیں۔

شریک غم: عطاء الرحمٰن حقانی، ناظم دفتر AYF

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

گولڈن

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ
0300-6430739
055-4213430

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ
فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029
محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعائیت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ [illegible] گوجرانوالہ
0345-[illegible]3064

زیر نگرانی
حضرت مولانا
عطاء الرحمن عامر صاحب
ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع شیخوپورہ

زیر سرپرستی
حضرت مولانا
ڈاکٹر محمد صدیق صاحب

سکولز و کالجز کے طلبہ کے لیے عظیم خوشخبری

2 سالہ درس نظامی کورس

جامعہ محمدیہ اہل حدیث

مختصر وقت میں زیادہ تعلیم

مکمل ترجمۃ القرآن معہ مختصر تفسیر	قرآن پاک کے مشکل صیغوں کا حل	اصول تفسیر	اصول حدیث
صحیح بخاری شریف	صحیح مسلم شریف	ترمذی شریف	مشکوٰۃ شریف
اصول فقہ اختصار کے ساتھ		عربی کا معلم (مکمل چار حصے)	

صرف ونحو: تسہیل النحو، تمرین النحو، ضیاء النحو، علم النحو، کتاب النحو، علم الصرف، اصول صرف، علم الصیغہ، صفوۃ المصادر، قواعد صرف ونحو

300 احادیث (بخاری ومسلم) مختلف موضوعات پر زبانی یاد

10 شوال سے داخلہ جاری ہے

الحمد للہ! دس سال سے 2 سالہ کورس جاری ہے جس سے فارغ ہونے والے طلبہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں امامت وخطابت اور تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

شرائط وضوابط: حافظ قرآن یا مڈل پاس شناختی کارڈ اور سرپرست کا ہمراہ ہونا علاقے کے امیر یا خطیب کی تصدیق

اپنا بستر ہمراہ لائیں قیام وطعام کا بہترین انتظام اور طلبہ کے لیے علاج ومعالجہ کی فری سہولت میسر ہے

عطیہ اشتہار: رانا محمد جاوید (راوی ریان)

(مولانا) امان اللہ محمدی
ناظم جامعہ محمدیہ اہل حدیث
رکھ باوی، مرید کے، ضلع شیخوپورہ

0321-8841248
0303-8841248

اعلان داخلہ

AL-EMAN
ISLAMIC INSTITUTE اسلامک انسٹیٹیوٹ

الایمان اسلامک انسٹیٹیوٹ

جامع مسجد محمدی اہلحدیث (شیخ کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد) میں

16 جولائی 2016 سے حفظ القرآن میں داخلہ جاری ہے

شرائط: پرائمری پاس اور ناظرہ قرآن پڑھا ہو، پاکستانی ہو، حقیقی سرپرست کے علاوہ کسی کی سرپرستی قبول نہ ہوگی۔

حفظ القرآن میں خصوصیات:

1 ضبط منزل کیساتھ کیساتھ 2 ترجمۃ القرآن کا مخصوص نصاب 3 فقہ الحدیث 4 قواعد تجوید کا اجراء و مشق 5 اخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ اور مستقل تربیتی نصاب 6 تعلیم الدین کورس 7 فن گفتگو کی باقاعدہ تربیت 8 مڈل تک عصری تعلیم 9 یومیہ، ہفتہ وار اور ماہانہ پراگرس رپورٹ، مکمل تعلیمی ریکارڈ اور والدین کو آگاہی 10 ماہر فن اور محنتی اساتذہ کی بہترین ٹیم 11 مقیم طلباء کے لیے کشادہ بلڈنگ، کھلے ہوادار خوبصورت کمرے صاف ستھرا پاکیزہ ماحول 12 تین وقت معیاری اور لذیذ کھانا، دودھ اور پھلوں کا استعمال 13 CCTV کیمروں سے پورے سسٹم کی مکمل نگرانی 14 مستحق طلباء کے لیے وظائف 15 ہر ماہ کے آخر میں جمیع شعبہ جات کا ٹیسٹ اور تقریب تقسیم انعامات 16 انتظامیہ مرکز کی ہمہ وقت انتہائی سنجیدگی کیساتھ بھرپور توجہ

نوٹ والدین ادارہ میں تشریف لاکر نظام خود ملاحظہ فرمائیں اور فائدہ اٹھاتے ہوئے آخرت میں سرمایہ کاری کریں۔

برائے رابطہ
حاجی محمد اکرم صاحب
0321-7655621
حاجی محمد سعید ملتانی صاحب
0322-8654670

الداعی الی الخیر: قاری محمد عظیم اختر مدیر الایمان اسلامک انسٹیٹیوٹ 0302-7602557

Design & Printed:
Edge ics (Naeem)
+92 300 4630 992

جامعۃ تنویر القرآن

(برائے طلباء)

معہد خنساء للبنات

(برائے طالبات)

اعلان داخلہ

30 اگست 2016 تک داخلہ جاری رہے گا

اہلحدیث

آپ یقیناً چاہیں گے کہ آپکا نونہال اسلامی ریسرچ سکالر راسخ العقیدہ اور داعی الی اللہ ہو۔ صاحب کتاب اور صاحب قلم ہو۔ اُردو، عربی، انگلش زبان لکھنا پڑھنا اور بولنا جانتا ہو تو

جامعۃ تنویر القرآن اور معہد خنساء للبنات سے بہتر کوئی انتخاب نہیں

ذہین اور پوزیشن ہولڈر بچوں کے والدین کے لئے عظیم خوشخبری

وفاق المدارس السلفیہ سے الحاق شدہ

خصوصیات: درس نظامی کی ساتھ میٹرک سے ایم اے تک ریگولر معیاری تعلیم * ثانویہ عامہ سے عالیہ تک کلاسز جاری * علوم اسلام وعصریہ میں ماہر محنتی اور تجربہ کار اساتذہ * 24 گھنٹے کا مرتب ٹائم ٹیبل طلبہ کی ہمہ وقت تعلیمی وتربیتی رہنمائی * شاندار اور جامع لائبریری * عربی انگلش لینگویج لیب تعلیمی وتحریری اور تقریری مقابلوں کا اہتمام * ریسرچ سکالرز اور ماہرین تعلیم سے استفادے کے لیے تربیتی پروگراموں کا انعقاد * مطالعاتی وتفریحی ٹورز * جسمانی فٹنس کے لیے ورزش اور کھیلوں کا انعقاد * ماہانہ ٹیسٹ اور پروگریس رپورٹ سے آگاہی * حکومتی نظام تعلیم کے مطابق داخلہ اور تعلیمی دورانیہ * پوزیشن ہولڈر طلبہ کے لیے خصوصی انعامات اور تعلیمی وظائف۔ آخری کلاس سے فارغ التحصیل طلبہ کا میرٹ پر مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ۔ مستحق طلبہ کیلئے خصوصی وظائف

سہولیات: شاندار تین منزلہ ہاسٹل * پرسکون، خوبصورت کشادہ ماحول * تین وقت کا معیاری کھانا۔ دھوبی حجام اور علاج معالجہ فری * صاف شفاف پانی کے لیے جدید فلٹریشن پلانٹ۔

شرائط: امیدوار مڈل پاس ہو۔ حافظ قرآن کو ترجیح دی جائے گی۔ داخلہ انٹری ٹیسٹ تحریری وزبانی انٹرویو کے ذریعے ہوگا۔ اسناد و سرٹیفکیٹ، ب فارم / شناختی کارڈ * والد / سرپرست کے قومی شناختی کارڈ کی کاپی اور دو عدد تصاویر ہمراہ لائیں۔

معہد خنساء للبنات / بچیوں کیلئے تمام تر مذکورۃ سہولیات اور تعلیم وتربیت الگ باپردہ تین منزلہ بلڈنگ میں موجود ہیں۔

رابطہ:

(برائے طلباء) پروفیسر حافظ عبدالحفیظ مدنی +92-302-4580611

(برائے طالبات) قاریہ رقیہ امین +92-303-3477720

+92-42-35417734 / +92-42-35417735

جامعۃ تنویر القرآن حبیب پارک نزد ملتان چونگی ملتان روڈ لاہور

سلسلہ فتاوی علمائے اہلِ حدیث 3

مجموعہ فتاویٰ

محدث العصر علامہ محمد عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق: حافظ شاہد محمود فاضل مدینہ یونیورسٹی

مجلد ✹ عمدہ طباعت ✹ صفحات 672 ✹ قیمت Rs: 1250

سلسلہ فتاوی علمائے اہلِ حدیث 1

مجموعہ مقالات و فتاویٰ

علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تحقیق

فضیلۃ الشیخ محمد عزیر شمس حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

تحقیق: حافظ شاہد محمود فاضل مدینہ یونیورسٹی

عمدہ طباعت ✹ صفحات 712 ✹ قیمت 900 روپے

سلسلہ فتاوی علمائے اہلِ حدیث 2

مجموعہ فتاویٰ

استاذ الاساتذہ

حافظ محمد عبداللہ محدث غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ

(1337-1260ھ)

تحقیق: حافظ شاہد محمود فاضل مدینہ یونیورسٹی

عمدہ طباعت ✹ صفحات 760 ✹ قیمت 1150 روپے

اور بھی دیگر مطبوعات

مجموعہ رسائلِ عقیدہ تالیف نواب سید محمد صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ (۱۸۹۰ — ۱۸۳۲) تسہیل و تخریج حافظ عبداللہ سلیم حافظ شاہد محمود

مجموعہ علومِ قرآن تالیف نواب سید محمد صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ (۱۸۹۰ — ۱۸۳۲) تسہیل و تخریج حافظ عبداللہ سلیم حافظ شاہد محمود

مجموعہ رسائل استاذ الاساتذہ حافظ محمد عبداللہ محدث غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ (1337-1260ھ) تحقیق حافظ شاہد محمود فاضل مدینہ یونیورسٹی

مجموعہ رسائل استاذ المناظرین مولانا احمد دین گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۰۰ء — ۱۹۷۳ء) تحقیق: حافظ عبداللہ سلیم

اضافہ شدہ جدید اڈیشن

استاذ المناظرین مولانا احمد دین گکھڑوی رحمۃ اللہ علیہ تالیف مولانا محمد اسحاق بھٹی

تذکرہ محدث العصر علامہ محمد عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ تالیف عبدالرشید عراقی

تاریخ و تعارف دارالحدیث رحمانیہ دہلی تالیف فضیلۃ الشیخ عطاء الرحمٰن عطائی حفظہ اللہ تدوین مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ

قرآن مجید پر صرفی مبتدعین کے اعتراضات کا مسکت اور مدلل جواب... ایک نایاب و شاندار کتاب پہلی بار منظر عام پر

برہان التفاسیر تالیف شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لإصلاح سلطان التفاسیر

برصغیر میں **اہلِ حدیث کی اوّلیات** تالیف مولانا محمد اسحاق بھٹی

ناشر

دار ابی الطیب للنشر والتوزیع

گل روڈ، گلی نمبر 5 حمید کالونی گوجرانوالہ

055-3823990 / 0321-6466422

ملنے کے پتے

مکتبہ بیت السلام اردو بازار لاہور 0321-9350001 · کتاب سرائے اردو بازار لاہور 0321-4163595

مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور 0300-8661763 مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور 0321-4460487

مکتبہ سلفیہ اردو بازار لاہور 0423-7361505 فضلی بک سپر کراچی 021-2620724 مکتبہ قرآن ریسٹ کراچی 0323-3347611

والی کتاب گھر گوجرانوالہ 055-4441613 مکتبہ نبراس گوجرانوالہ 0321-7475072 دارالکتب گوجرانوالہ 0322-4074195

حافظ قرآن کے والدین کے لئے جنت میں سونے کا تاج

دارالعلوم رحمانیہ رجسٹرڈ

دینی و دنیاوی علوم کا حسین امتزاج
بچوں کے روشن مستقبل کی ضمانت

اڈا لاریاں فاروق آباد

جامعہ رحمانیہ للبنات

بانی الجامعات
علماء کرام کے محسن و مربی
حضرت العلامہ حافظ عبدالرزاق سعیدی رحمہ اللہ

زیر سرپرستی
صاحبزادہ قاری زاہد محمود سعیدی

زیر نگرانی
صاحبزادہ حافظ راشد محمود سعیدی

زیر نگرانی
صاحبزادہ پروفیسر ناصر محمود سعیدی
ناظم تعلیمات جامعات ھذا

فاروق آباد میں حفظ القرآن اور مڈل سکول سسٹم کا مثالی پروگرام

ادارہ میں طلباء کو حفظ القرآن بالتجوید، ناظرۃ القرآن اور عصری علوم کی معیاری تعلیم دی جارہی ہے۔ جامعہ کے تحت پرائمری پاس طلبہ کو حفظ مڈل کرانے کا انتظام ہے

تعلیمی پروگرام برائے طالبات

مکمل درس نظامی 6 سالہ کورس الحاق وفاق المدارس سلفیہ کی عظیم کامیابی کے ساتھ ساتھ اب مختصر مگر جامع دو سالہ نورانی کورس کا انعقاد کیا گیا ہے۔ جس میں ترجمۃ القرآن، مشکوۃ المصابیح، منتخب سورتوں کا حفظ، مسنون دعائیں مع ترجمہ صرف ونحو، اصول فقہ، ادب کے ساتھ ساتھ بی اے کی مکمل تعلیم و تربیت کا انتظام ہے۔

جامعہ کے
سالانہ امتحان میں مجموعی طور پر پہلی پوزیشن حاصل کرنیوالے

حافظ قرآن کو عمرہ ٹکٹ فری

ان شاء اللہ
بطور انعام دیا جائیگا۔

آپ اپنے جامعات کے سلسلے میں کیا تعاون کرسکتے ہیں؟

اگر آپ اپنے جامعات کے مسافر و یتیم طلبا و طالبات کیساتھ معاونت کرنا چاہئیں تو ماہانہ آٹا، چاول، دالوں، سبزیوں کی صورت میں کتابوں اور قرآن و احادیث کی صورت میں، علاج و معالجہ اور لباس کی صورت میں آپ اپنے صدقات، خیرات، زکوۃ و عطیات سے طلبا و طالبات کی امیدوں کا چراغ روشن رکھئے۔۔۔۔ دیکھئے چراغ بجھنے نہ پائے۔ شکریہ

منتظمین و ذمہ دار اساتذہ کی زیر نگرانی

قاری محمد انس سلفی صاحب	قاری محمد اقبال طاہر صاحب شیخ الحدیث جامعہ ھذا	ماسٹر محمد افضل عباس صاحب ایم اے
قاری محمد عمران سلفی صاحب	قاری انعام الرحمن صاحب	ماسٹر عبدالماجد صاحب

شعبہ جات برائے طالبات

حفظ القرآن	درس نظامی
تجوید القرآن	ناظرۃ القرآن
وفاق المدارس کے مکمل امتحانات	فاضل عربی
عربی بول چال	اے ٹی ٹی سی کورس

برائے طلباء

حفظ القرآن بالتجوید	ناظرۃ القرآن	منتخب آیات و احادیث کا ترجمہ
روزمرہ کی مسنون دعائیں	مسنون نماز	عصری علوم کی سہولت

جامعات کے تمام شعبہ جات میں داخلہ 10 شوال سے شروع ہوکر محدود وقت تک جاری رہے گا۔

خادم الجامعات حاجی زادہ شاہد محمود سعیدی

دارالعلوم رحمانیہ جامعہ رحمانیہ للبنات
اڈا لاریاں فاروق آباد
0333-4278240
0301-4680156
0333-4122329
0334-4074008

فیڈن پرنٹنگ غلاٹی الحنین پرنٹرز مسجد سعید مارکیٹ نزد مرکزی مسجد اوقاف فاروق آباد 0332-4027740

اعلان داخلہ

جامعہ سلفیہ اسلام آباد

کے درج ذیل شعبہ جات میں داخلے 15 اگست 2016ء تک جاری ہیں:

التخصص فی علوم الحدیث والافتاء

نوٹ: اس شعبہ میں داخلہ کے خواہش مند قطعاً درج ذیل امور تحریری امتحان، انٹرویو کیلئے 13 اگست 2016ء بروز ہفتہ وقت صبح 9 بجے جامعہ میں پہنچ جائیں۔

علوم اسلامیہ درس نظامی

معہد التجوید واللغۃ العربیۃ

(صرف حفاظ کیلئے دو سالہ کورس)

قراءات سبعہ عشرۃ

تحفیظ القرآن الکریم

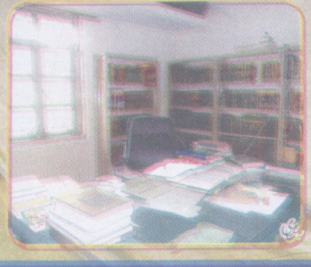

خصوصیات

- کبار اہل علم کے توسیعی علمی محاضرات
- سعودی جامعات میں داخلے کے مواقع (اس وقت 22 ابناء الجامعہ سعودی جامعات (مدینہ یونیورسٹی، جامعۃ الامام وجامعہ ام القریٰ) میں زیر تعلیم ہیں وللہ الحمد)
- طلباء کی تقریری وتحریری تربیت کیلئے عربی واردو میں ہفتہ وار بزم ادب، روزانہ تقاریر اور سالانہ مقابلہ جات کا اہتمام
- عربی زبان میں مہارت پیدا کرنے کیلئے ہر کلاس میں عربی محادثے کا پیریڈ
- طلبہ کی تحریری صلاحیتوں کو جلا بخشنے کیلئے سہ ماہی مجلہ "الجامعۃ السلفیہ" کا اجراء
- کمپیوٹر وعصری علوم کی تعلیم
- مطالعاتی دوروں کا اہتمام
- لوڈ شیڈنگ کا متبادل انتظام
- نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلبہ کیلئے خصوصی انعامات

صدر وارا کین انتظامیہ الجامعۃ السلفیۃ H-8/1 اسلام آباد

برائے رابطہ: ڈاکٹر حافظ طاہر محمود 0300-5315648

ڈاکٹر حفیظ الرحمن 0301-5039179

051-8442802, 0321-5745096

Weekly AHL- E - HADITH
CPL No 116
106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org
Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith
042-37720257
Paigham T.V:
042-37722876

امام بخاری انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی

پاکستان کی سرزمین میں خوبصورت ترین کیمپس نزد موترہ نہر سیالکوٹ

چانسلر امام بخاری یونیورسٹی
علامہ ساجد میر صاحب
امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

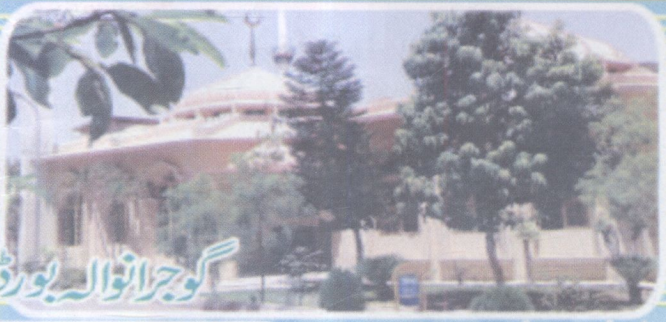
گوجرانوالہ بورڈ سے الحاق شدہ

الحرمین کالج آف آرٹس کامرس کمپیوٹر

درس نظامی کیساتھ
آئی کام بی کام
آئی سی ایس بی ایس سی
ایف اے بی اے

امام ابن تیمیہ ہائی سکول
کمپیوٹر سائنس و آرٹس + درس نظامی

6 سالہ درس نظامی
(وفاق المدارس السلفیہ سے الحاق) + ایف اے۔ بی اے
علم حدیث نحو و صرف کا اجرا اصول الفقہ
اصول الجرح والتعدیل ضوابط الجرح والتعدیل
علم وراثت پر خصوصی توجہ
رابطہ 0305-6030922

داخلہ جاری ہے

70% نمبر حاصل کرنے پر فری ایجوکیشن
65% نمبر حاصل کرنے پر 50% ڈسکاؤنٹ
مستحق طلباء کیلئے فری ایجوکیشن

پرنسپل پروفیسر
حافظ عتیق الرحمن صاحب
فاضل علوم شرعیہ و ایم فل علوم اسلامیہ
ایم اے انگلش

خصوصیات

- دینی اور عصری علوم کا حسین امتزاج
- تجربہ کار اور ہائی کوالیفائڈ سٹاف
- جدید کمپیوٹر و سائنس لیب
- کھیل کا وسیع میدان
- میس کی سہولت
- خوبصورت اور وسیع کیمپس
- ہیوی ڈیوٹی جنریٹر کی سہولت
- ہفتہ وار ٹیسٹ سسٹم
- سوموار، جمعرات کا روزہ
- ہاسٹل کی سہولت
- سپوکن انگلش و عربی ریگولر کلاس
- نماز فجر کے بعد تربیتی کلاس
- اساتذہ کی نگرانی میں سٹڈیز سرکل
- پاسنگ مارکس 50%
- فن خطابت میں مہارت کا خصوصی اہتمام
- سمسٹر سسٹم
- تہجد اور اشراق کا اہتمام

0336-4585261 / 0331-7273894 / 0301-6677701 / 052-6227307